مِلن میگزین کراچی

یکم شوال ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۰۱۶

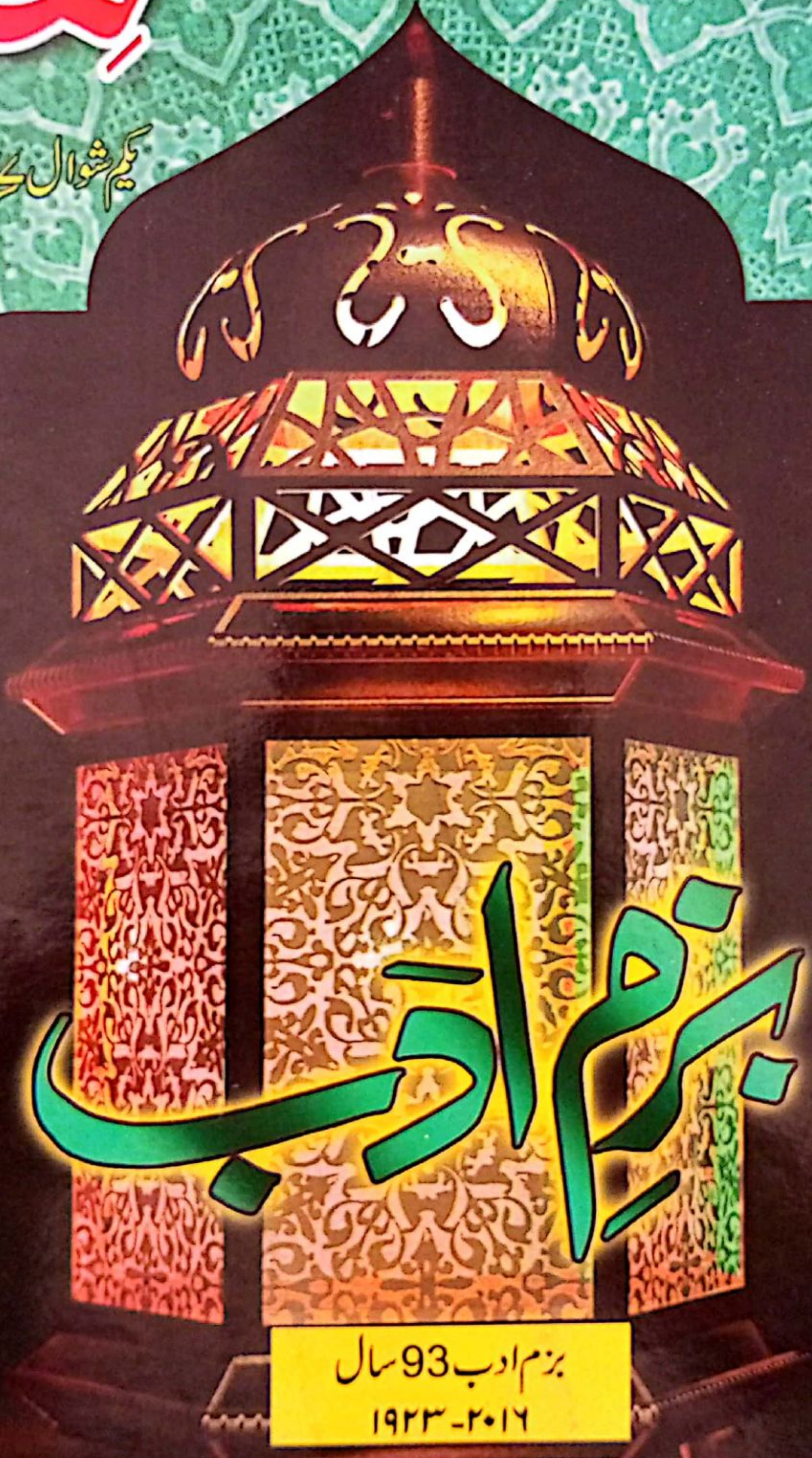

بزمِ ادب

بزم ادب 93 سال

۱۹۲۳-۲۰۱۶

جمعیت حکیمان (دھلی) کراچی پاکستان

A-579، بلاک ڈی نارتھ ناظم آباد کراچی

مِلن میگزین کراچی

مِلن میگزین کراچی ۲۰۱۶ء مطابق یکم شوال ۱۴۳۷ھ

یہ میگزین بزم ادب جمعیت حکیمان (دہلی) رجسٹرڈ پاکستان کے زیر اہتمام شائع کیا گیا۔

مدیر: .... محمد کامران عاقل نائب مدیر: .... محمد رضوان عاقل

معاونین: .... شکیل احمد ☆ انوار احمد قریشی ☆ معراج الدین ☆ عمران ممتاز

کمپوزنگ / گرافکس: .... حمزہ شاہد علی 0321-2740018 پرنٹرز: .... آرٹسٹک

فہرست مضامین

اداریہ 01
خطبہء صدارت 02
پیغام عید (شیخ روشن اختر) 04
بزم ادب کی تاریخ (نسیم الدین) 05
میسیج سسٹم (شکیل احمد ایڈوکیٹ) 08
پیغام عید (انوار احمد قریشی)، جائزہ رپورٹ (چیف ایڈوائزر فرینڈ سرکل) 09
پیغام عید (ڈاکٹر مدثر بقائی صاحب) 10
پیغام عید (چوہدری محمد مبین / چوہدری انیس احمد شیخ) 11
رمضان پیکج کی تقسیم 12
حکیمان ایوارڈ 2015 13
اراکین مجلس اعلیٰ کمیٹی 28
اراکین بزم ادب کمیٹی 2015 29
استقبالیہ کمیٹی برائے بزم ادب 36
ہاؤسنگ اسکیم 37
اجتماعی قربانی 38
ناکامی، کامیابی کی کنجی ہے (شیخ محمود احمد) 39
آزادی فکر 40
کون کس شخصیت کا حامل ہے 42
جنوں کا وجود اور مشاہدہ 45
زکوۃ مانگنے والوں سے چند گزارشات 46
مقصد انسانیت 47
حضرت اویس قرنی کو جنت کے دروازے پر کیوں روک لیا جائے گا 49
مسلمان سائنسدان 50
انمول موتی ، پہلیاں 52
عمر فاروقؓ کا عدل ، روزہ مخفی عبادت ہے 53
انسان کا قیمتی سرمایہ "وقت" 54
چٹ پٹی شاعری ، اچھی بات 55
معاونین اشتہارات و اسٹیج 59
فہرست معاونین (نقد) 60
بزم ادب رپورٹ (آمدن و خرچ) 62

Facebook ID: Jamiat_hakimaan_delhi_welfar_org@yahoo.com

اداریہ

السلام علیکم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حاضرین محفل کو دلی عید مبارک

بزم ادب 2016 کے لئے ہونے والے الیکشن میں راقم الحروف کو سیکریٹری نشر واشاعت منتخب کیا گیا اور رواں سال بزم ادب 2016 کے لئے ایک بار پھر منتخب کیا گیا۔ جس کے لئے میں اراکین بزم ادب کا مشکور ہوں۔ میرے لیئے یہ امر باعث مسرت ہے کہ میگزین "ملن" کی طبع وطباعت کا مجھے موقع دیا گیا۔

میگزین ملن کی اشاعت کی ذمہ داریوں میں میرے ساتھ جناب انوار احمد قریشی، جناب محمد رضوان عاقل، جناب شکیل احمد اور جناب معراج الدین نے بہت معاونت فرمائی جس کے سبب ایک نہایت مشکل کام میرے لئے آسان ہوا اور آج میگزین ملن آپ کے ہاتھ میں ہے۔

میگزین ملن کی طباعت واشاعت کے سلسلے میں اشتہارات کی صورت میں تعاون کرنے پر اپنے تمام مشتہرین حضرات اور اداروں کا بھی شکر گزار ہوں۔

میں ان تمام قلم کاروں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جن کی تحریروں سے اس میگزین کو سجایا گیا ہے۔

آخر میں، میں جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان کے اراکین کا بھی خاص طور پر شکریہ ادا کروں گا کہ جن کی رہنمائی نے مجھے حوصلہ دیا اور قدم قدم پر ان کی رہنمائی میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوئی۔

مجھے امید ہے کہ اس میگزین میں شائع ہونے والی تحریریں پڑھنے والوں کو ضرور متاثر کریں گی۔

شکریہ

محمد کامران عاقل

مدیر ملن

CamScanner

خطبۂ صدارت

قابل صدر احترام بزرگوں ۔۔۔۔۔۔ودیگر حاضرین محفل

السلام علیکم!

میں اپنی اور بزم ادب کمیٹی کی جانب سے حاضرین محفل کو دل کی گہرائیوں سے عید کی پُر مسرت مبارک باد پیش کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں عید کی زیادہ سے زیادہ خوشیاں دیکھنا نصیب فرمائے۔

اس موقع پر میں جمعیت کے صدر جناب شیخ روشن اختر صاحب، جناب محمد ناظم الدین بقائی (نائب صدر)، جناب نسیم الدین (ایڈوکیٹ) صاحب (جنرل سیکریٹری)، جناب چودھری انیس احمد، جناب چودھری محمد مبین صاحب، جناب شیخ محمود احمد (سینئر ممبر) اور اراکین کمیٹی کا شکر گزار ہوں۔ جنہوں نے مجھے اس قابل سمجھا اور مجھے بزم کی صدارت کا نادر موقع فراہم کیا۔ یہ میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ لگاتار پانچویں مرتبہ مجھے بزم ادب کا صدر منتخب کیا گیا۔ باعث صدر بزم ادب یہ میرا پانچواں اور آخری پروگرام ہے۔

عید سعید کے اس پُر مسرت موقع پر میں حاضرین محفل سے درخواست کروں گا کہ وہ ان لوگوں کیلئے دُعائے مغفرت کریں جو پچھلے سال ہم سب میں شریک تھے لیکن اس سال وہ ہمارے ساتھ موجود نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کو اپنے جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے (امین)۔

اللہ کا شکر ہے کہ ہم جناب محمد دین خلیقی (مرحوم بانی بزم ادب) کی سابقہ روایت کو قائم رکھتے ہوئے اس بزم کا انعقاد کر رہے ہیں۔ جس میں میرے تمام رفقاء کار اور معاونین کی بھرپور کوششوں اور کاوشوں کا ثمر شامل ہے۔

میرے نزدیک انعقاد بزم ادب جہاں عید ملن ہے وہاں پر ایک بہت بڑا اعزاز بھی ہے کہ اس محفل سے بہت سے گھرانوں کا میل جول ہو جاتا ہے۔ ہم اتنے قلیل وقت میں ہزاروں افراد جمعیت سے مل لیتے ہیں جس کا تصور کراچی جیسے شہر میں کرنا محال ہے۔

بزم ادب کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ اس دفعہ بزم ادب 2016ء احباب صادق گراؤنڈ میں منعقد کی جائے۔ الحمدللہ احباب صادق گراؤنڈ میں یہ ہمارا نواں (۹) بزم ادب پروگرام منعقد کیا جا رہا ہے اس گراؤنڈ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہ احباب صادق گراؤنڈ کے نام سے منصوب ہے۔ الحمدللہ ہم نے بزم ادب پروگرام کی جتنی پرمیشن لی ہے وہ تمام احباب صادق گراؤنڈ کے نام سے ملی ہے، یہ کوئی آسان کام نہیں تھا۔ میں نے اور پوری کمیٹی نے دن رات محنت کر کے اس بزم کو سجایا ہے، برادری کے چند باعزم اور حوصلہ مند افراد یقیناً آپ سب کی داد کے مستحق اور قابل ستائش ہیں۔

بزم ادب کی منفرد روایت سے برادی کا کوئی فرد بھی انکار نہیں کر سکتا۔ یہ اس کی افادیت اور اہمیت ہے کہ ہماری برادی کے افراد رمضان المبارک کی آمد کے ساتھ ہی بزم ادب کے انعقاد کا نہایت شدت سے انتظار کرنے لگتے ہیں۔

اس بزم کو سجانے اور اس میں مزید نکھار لانے کیلئے کی گئی کوششوں اور کاوشوں پر میں شکر گزار ہوں کہ ان جوانوں کی بھرپور اور انتھک جدوجہد اور محنت نے آج کے پروگرام کو ایک یادگار پروگرام کا رنگ دیا ہے۔ برادری کے یہ چند باعزم اور حوصلہ مند افراد یقیناً آپ سب کی قابل داد اور ستائش کے حق دار ہیں۔

اپنی اور بزم ادب کمیٹی کی جانب سے جمعیت کے صدر جناب شیخ روشن اختر صاحب، جناب محمد ناظم الدین بقائی صاحب (نائب صدر)، جناب نسیم الدین (ایڈوکیٹ) صاحب (جنرل سیکریٹری)، جناب چودھری محمد مبین صاحب، جناب چودھری شیخ انیس احمد صاحب (سینئر ممبر)، جناب شیخ محمود احمد صاحب، جناب انوار احمد قریشی صاحب، جناب تنویر اختر صاحب، جناب سلیم احمد صاحب، جناب منصور احمد صاحب، جناب محمد دین شباب صاحب اور جناب عابد انور صاحب کا بھی مشکور ہوں کہ اُنہوں نے ہر قدم پر ہماری رہنمائی کی اور اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

اس دفعہ بزم ادب 2016ء کا انعقاد آپ کی دلچسپی اور شرکت کے باعث کوئی آسان کام نہیں تھا۔ اس انعقاد کے انتظامات میں پوری ٹیم

کی انتھک محنت شامل ہے خاص طور سے میں جناب عمران شاہد صاحب، جناب انوار احمد قریشی صاحب، جناب معراج الدین صاحب، جناب محمد کامران عاقل صاحب، جناب نسیم الدین صاحب (لیاقت آباد والے)، جناب راحیل احمد قریشی صاحب، جناب نوید شفیع صاحب، جناب سلمان علی صاحب، جناب طاہر علی، جناب عمران ممتاز صاحب، جناب وسیم احمد صاحب، جناب نبیل احمد صاحب، جناب عبدالوہاب متین صاحب، اور جناب رضوان عاقل صاحب کی کاوشوں کا ذکر کرنا چاہوں گا ان سب باعزم لوگوں کی وجہ سے آج اس قدر خوبصورت محفل کا انعقاد ممکن ہو سکا۔

کسی بھی تقریب کی کامیابی میں فنڈز کی فراہمی بڑی اہمیت کی حامل ہوتی ہے میں ان تمام افراد کا مشکور ہوں جنہوں نے ہمارے ساتھ مالی معاونت فرمائی۔ اس کے علاوہ معاونین تحائف کا بھی بے حد مشکور ہوں جنہوں نے بچوں کیلئے تحائف فراہم کئے۔

میری ہمیشہ سے کوشش رہی ہے کہ نئے لوگوں کو کمیٹی میں منتخب کروں تا کہ آگے چل کر وہ ہماری جگہ سنبھال سکیں۔ میں اپنی اس کوشش میں کافی حد تک کامیاب رہا ہوں۔ الحمدللہ ہماری ٹیم میں کافی نئے لوگ شامل ہوئے ہیں اور کئی ذمہ داریاں سنبھال رہے ہیں۔

بزم ادب کا ترجمان میگزین ''ملن'' آپ کے ہاتھوں میں ہے، اس میں شائع ہونے والی تحریریں، مضامین اور دیگر مواد افراد برادری کے ذہنوں کی عکاسی کرتا ہے کیونکہ میگزین ''ملن'' صرف اور صرف افراد برادی کی تحریروں اور مضامین سے سجایا جاتا ہے۔ میں اس میگزین کے لئے اشتہارات دینے والے اداروں۔ افراد کا بھی خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کی بذریعہ اشتہار معاونت ہی کی بدولت اس میگزین کی طباعت ممکن ہوئی ہے۔ میں ''ملن'' کی تیاری، تدوین طباعت کے محنت طلب کام کو بخوبی سرانجام دینے پر سیکریٹری نشر واشاعت جناب محمد کامران عاقل صاحب اور ان کی معاونت کرنے پر جناب انوار احمد قریشی صاحب، جناب عمران شاہد صاحب، جناب معراج الدین صاحب، جناب محمد وقاص صاحب، جناب محمد زین صاحب، جناب محمد عمران عاقل صاحب، جناب نبیل احمد صاحب، جناب وسیم احمد کو بھرپور مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

میں اپنی پوری بزم ادب کمیٹی کی جانب سے فرینڈز سرکل کے صدر جناب فہد متین صاحب، جنرل سیکریٹری جناب محمد لاریب زکائی صاحب، جناب عمران سبحان صاحب اور جناب فاروق احمد سعید صاحب کا مشکور ہوں کہ اُنہوں نے اپنی پوری فرینڈز سرکل کمیٹی کے ساتھ تعاون کیا اور آج کا پروگرام کامیابی سے ہمکنار ہوا۔

آخر میں ان تمام افراد کو بھرپور خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس بزم کو سجانے کے سلسلے میں ہمارے ساتھ بھرپور مالی معاونت فرمائی اور ہماری راہنمائی فرمائی۔ میں اس سلسلے میں جناب محمد عمران ممتاز نائب صدر، جناب معراج الدین جنرل سیکریٹری بزم ادب اور جناب انوار احمد قریشی چیف ایڈوائزر، جناب عمران شاہد چیف ایڈوائزر کمیٹی اور جناب محمد کامران عاقل صاحب کا بھی تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس گلدستہ کو سجانے میں میری بھرپور مدد فرمائی اور آج کے پروگرام کو کامیابی سے ہمکنار کرایا۔

اپنی جانب سے میں ایک بار پھر حاضرین محفل کو عید سعید کی پُرمسرت مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

آپ کی دُعاؤں کا طالب

شکیل احمد ایڈوکیٹ

0333-2110667
0313-2181319

صدر بزم ادب

جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان

پیغامِ عید

میری طرف سے اہلیان جمعیت کو دلی عید مبارک۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ایسی بے شمار عیدیں اور خوشیاں نصیب فرمائے (آمین)۔ مجھے یہ بات بیان کرتے ہوئے انتہائی مسرت ہو رہی ہے کہ فلاحی کاموں کا جو پودا لگایا تھا اللہ کے فضل سے آج تناور درخت بن چکا ہے اس سال بھی ہم نے بے شمار فلاحی کام کئیے یہ سب کام آپ لوگوں کے تعاون سے ہی ممکن ہو سکے ہیں ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ زکوٰۃ کی وصولی الحمد اللہ ہمارے کاموں کو دیکھتے ہوئے برادری کے لوگوں نے ہم پر بے پناہ اعتماد کا اظہار کیا اور ہمارے پاس زکوٰۃ پچھلے سالوں سے زیادہ جمع ہوئی اسی طرح چرم قربانی میں باوجود اسکے قیمتیں کھالوں کی کم ہیں ہم نے اپنا ٹارگٹ حاصل کیا یہ سب آپ لوگوں کے تعاون سے ہی ممکن ہو سکا۔

2۔ تعلیمی اخراجات اس سال ہم نے تقریباً 400 طالب علموں کو وظیفے فراہم کیئے جس میں ماہانہ فیس کورس یونیفارم اسکول بیگ اور جوتے شامل ہیں میں نے اور میری کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ مہنگائی کے تناسب سے ماہانہ فیس 2000 روپے کر دی جائے اس کے علاوہ کورس اور یونیفارم کی مد میں بھی پیسے دیئے گئے۔ اب ہمارے پاس گریجویشن اور پوسٹ گریجویٹ تک کے طالب علم مستفید ہو رہے ہیں میرا نصیب العین ہے کہ کوئی بچہ تعلیم سے پیسوں کی وجہ سے محروم نہ رہے۔

3۔ ہاؤسنگ اسکیم۔ الحمد اللہ میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ برادری کا کوئی بھی مستحق خاندان بغیر چھت کے نہ رہے میں نے اور میری کمیٹی نے ایک فلیٹ سے اسکا ابتدا کیا تھا الحمد اللہ اب تک ہم 65 فلیٹ مالکانہ حقوق کے ساتھ ہم مستحق خاندانوں میں تقسیم کر چکے ہیں اس کے علاوہ ہم نے 7 مکانات کی تعمیر کرائی آپ لوگوں کی دعا سے ہم نے مزید چار پلاٹ خریدے ہیں اور ان پر تعمیراتی کام تیزی سے جاری ہے میری کوشش ہے کہ 2016ء میں ان کو مکمل کرا کے مستحق خاندانوں میں تقسیم کر دیئے جائیں انشاء اللہ 2020ء تک ہماری کوشش ہے کہ کوئی مستحق گھرانہ بھی اپنی چھت سے محروم نہ رہے۔

4۔ رمضان پیکج۔ الحمد اللہ ہر سال کی طرح اس سال بھی رمضان پیکج 275 مستحق خاندانوں میں تقسیم ہوا میری معاونت کنوینر رمضان پیکج جناب ناظم الدین بقائی صاحب، چودھری محمد مبین صاحب، شیخ انیس احمد صاحب، شیخ محمود احمد صاحب، جناب نسیم الدین ایڈووکیٹ، جناب شکیل احمد صاحب، جناب سلیم الدین صاحب، جناب انوار احمد قریشی صاحب، جناب تنویر اختر صاحب، جناب عابد انور صاحب، جناب محمد دین شباب کا بے حد مشکور ہوں کہ ان کی کاوشوں سے یہ کام تکمیل تک پہنچا۔

5۔ علاج معالجہ قرض کی ادائیگی۔ علاج معالجہ کے سلسلے میں مستحق لوگوں کو رقم فراہم کی گئی قرض کی ادائیگی کے سلسلے میں کئی مستحق لوگوں کو رقوم فراہم کی ہیں۔

6۔ ماہانہ وظائف۔ ایسی خواتین جو بیوہ ہو چکی ہیں اور انکا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے انکو ماہانہ وظیفہ 2500 روپے کے حساب سے 64 مستحق خاندانوں میں دیا جا رہا ہے۔

آخر میں اتنی زبردست بزم سجانے پر میں بزم ادب کمیٹی کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں (اور خاص طور پر لگا تار 5 سال بزم ادب کی صدارت سنبھالنے پر جناب شکیل احمد صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں جناب انوار احمد قریشی صاحب، جناب عمران ممتاز صاحب، جناب معراج الدین صاحب اور جناب کامران عاقل صاحب کی کاوشوں کو سراہتا ہوں کہ انہوں نے شب روز محنت کر کے آج ہم سب کو خوشیاں بانٹنے کے موقع میسر کیئے۔

آخر میں میری دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی بے شمار خوشیاں صحت و تندرستی کے ساتھ عطا فرمائے۔ (آمین)

آخر میں میری جانب سے پوری برادری کو دلی عید مبارک ہو۔

منجانب: شیخ روشن اختر

صدر جمعیت حکیماں (دہلی) پاکستان

CamScanner

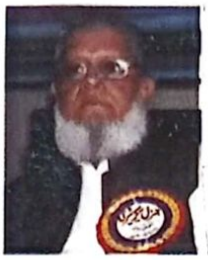

بزم ادب کی تاریخ

نسیم الدین

جنرل سیکریٹری

جمیعت حکیمان (دہلی) کراچی۔

بزم ادب ہماری قوم کے اہم ترین اداروں میں سے ہے بلکہ یہ کہنا بجا ہوگا کہ یہ قوم کا مقبول ترین ادارہ ہے جو گزشتہ رواں صدی سے اپنی اعلی روایات برقرار رکھے ہوئے ہے۔ بزم ادب کا قیام ۱۹۲۳ء میں جناب محمد دین خلیقی مرحوم کے مبارک ہاتھوں سے ہوا تھا۔ خلیقی مرحوم کی خواہش تھی کہ قوم کے نوجوان اور بچوں میں علمی اور ادبی ذوق پیدا کیا جائے اور اظہار بیان کیلئے ان میں تحریر و تقریر کا ملکہ پیدا ہوا۔ ان کا یہ بھی منشاء تھا کہ قوم کے نوجوان اور بچے تعلیم سے بے بہرہ ہیں وہ اپنا وقت ضائع کرنے کی بجائے اس بزم کے ذریعے تعلیم یافتہ حضرات کی صحبت حاصل کریں اور مجلسی آداب سے واقف ہو جائیں۔

ان مقاصد کیلئے انہوں نے حاجی اشفاق الدین مرحوم اور حکیم امتیاز الدین صاحب کی مدیعت میں یہ ادارہ قائم کیا تھا۔ وہ خود اس کے جلسوں میں شریک ہوتے تھے اور نوجوان مقرروں اور مضمون نویسوں کی ہمت افزائی کرتے تھے اور انہیں مفید مشورے دیتے تھے۔ انیس احمد صاحب رشدی۔ محمد یامین صاحب۔ فضل الٰہی صاحب، محمد احمد مرحوم حکیم شریف الدین بقائی صاحب۔ حبیب بخش صاحب وغیرہ بزم ادب کی کاروائیوں میں نمایاں حصہ لیتے تھے۔ منشی حبیب بخش صاحب بہت عرصے تک بزم ادب کے سیکریٹری رہے۔

اس کے بعد بزم ادب کا نیا دور آیا اور نوجوانوں کی ایک نئی نسل نے اسکی کاروائیوں میں حصہ لیا۔ محمد منصور صاحب، نثار احمد صاحب، محمد حسین اعجازی، محمد دین ذکائی صاحب، محمد رفیع صاحب، محمد سلطان صاحب، محمد صالحین صاحب وغیرہ نے اسکے پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اسے دلچسپ بنایا۔

تمثیلی مشاعرے، مزاحیہ فیچر اور ڈرامے وغیرہ بھی ہونے لگے۔ بزم ادب کے جلسوں کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ پوری برادری کے افراد مرد، عورتیں، بچے سب اس کے جلسوں میں شریک ہوتے تھے اور بڑی سے بڑی جگہ بھی ناکافی معلوم ہوتی تھی۔ لوگ بڑے شوق سے اس کے جلسوں کا انتظار کرتے تھے۔ اس زمانے میں محمد منصور صاحب اس کے مسلسل سیکریٹری رہے۔ شیخ فضل عظیم صاحب بڑی دلچسپی سے اس کی سرپرستی فرماتے تھے۔

تقسیم ہند کے بعد جہاں دیگر ملکی اور قومی اداروں کوں عارضی مشکلات کا سامنہ کرنا پڑا۔ بزم ادب بھی کچھ عرصے کیلئے انتشار اور بے توجہیکے اثرات سے نہ بچ سکی۔ اگر چہ اس بزم کے جواں سال سیکریٹری جناب محمد منصور صاحب نے بدقت تمام رسم عید کے اجلاس کو برقرار رکھا لیکن اس میں وہ روح نظر نا آتی تھی جو پاکستان بننے سے پہلے اس کا طرّہ امتیاز تھی۔ پھر بھی کارکنوں کے انتشار، فرصت کی کمی اور دیگر مشکلات کے باوجود بزم ادب کے اجلاس بساغنیمت ہیں اور آہستہ آہستہ انکی مقبولیت میں اضافہ ہو رہا ہے۔

CamScanner

پیغامِ عید

میری طرف سے اہلیان جمعیت کو دلی عید مبارک۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ایسی بے شمار عیدیں اور خوشیاں نصیب فرمائے (آمین)۔ مجھے یہ بات بیان کرتے ہوئے انتہائی مسرت ہو رہی ہے کہ فلاحی کاموں کا جو پودا لگایا تھا اللہ کے فضل سے آج تناور درخت بن چکا ہے اس سال بھی ہم نے بے شمار فلاحی کام کیئے یہ سب کام آپ لوگوں کے تعاون سے ہی ممکن ہو سکے ہیں ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ زکوٰۃ کی وصولی الحمدللہ ہمارے کاموں کو دیکھتے ہوئے برادری کے لوگوں نے ہم پر بے پناہ اعتماد کا اظہار کیا اور ہمارے پاس زکوٰۃ پچھلے سالوں سے زیادہ جمع ہوئی اسی طرح چرم قربانی میں باوجود اسکے قیمتیں کھالوں کی کم ہیں ہم نے اپنا ٹارگٹ حاصل کیا یہ سب آپ لوگوں کے تعاون سے ہی ممکن ہو سکا۔

2۔ تعلیمی اخراجات اس سال ہم نے تقریباً 400 طالب علموں کو وظیفے فراہم کیئے جس میں ماہانہ فیس کورس یونیفارم اسکول بیگ اور جوتے شامل ہیں میں نے اور میری کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ مہنگائی کے تناسب سے ماہانہ فیس 2000 روپے کر دی جائے اس کے علاوہ کورس اور یونیفارم کی مد میں بھی پیسے دیئے گئے۔ اب ہمارے پاس گریجویشن اور پوسٹ گریجویٹ تک کے طالب علم مستفید ہو رہے ہیں میرا نصب العین ہے کہ کوئی بچہ تعلیم سے پیسوں کی وجہ سے محروم نہ رہے۔

3۔ ہاؤسنگ اسکیم۔ الحمدللہ میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ برادری کا کوئی بھی مستحق خاندان بغیر چھت کے نہ رہے میں نے اور میری کمیٹی نے ایک فلیٹ سے اسکا ابتدا کیا تھا الحمدللہ اب تک ہم 65 فلیٹ مالکانہ حقوق کے ساتھ ہم مستحق خاندانوں میں تقسیم کر چکے ہیں اس کے علاوہ ہم نے 7 مکانات کی تعمیر کرائی آپ لوگوں کی دعا سے ہم نے مزید چار پلاٹ خریدے ہیں اور ان پر تعمیراتی کام تیزی سے جاری ہے میری کوشش ہے کہ 2016ء میں ان کو مکمل کرا کے مستحق خاندانوں میں تقسیم کر دیئے جائیں انشاء اللہ 2020ء تک ہماری کوشش ہے کہ کوئی مستحق گھرانہ بھی اپنی چھت سے محروم نہ رہے۔

4۔ رمضان پیکج۔ الحمدللہ ہر سال کی طرح اس سال بھی رمضان پیکج 275 مستحق خاندانوں میں تقسیم ہوا میری معاونت کنوینیر رمضان پیکج جناب ناظم الدین بقائی صاحب، چودھری محمد مبین صاحب، شیخ انیس احمد صاحب، شیخ محمود احمد صاحب، جناب نسیم الدین ایڈووکیٹ، جناب شکیل احمد صاحب، جناب سلیم الدین صاحب، جناب انوار احمد قریشی صاحب، جناب تنویر اختر صاحب، جناب عابد انور صاحب، جناب محمد دین شباب کا بے حد مشکور ہوں کہ ان کی کاوشوں سے یہ کام تکمیل تک پہنچا۔

5۔ علاج معالجہ قرض کی ادائیگی۔ علاج معالجہ کے سلسلے میں مستحق لوگوں کو رقم فراہم کی گئی قرض کی ادائیگی کے سلسلے میں کئی مستحق لوگوں کو رقوم فراہم کی ہیں۔

6۔ ماہانہ وظائف۔ ایسی خواتین جو بیوہ ہو چکی ہیں اور انکا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے انکو ماہانہ وظیفہ 2500 روپے کے حساب سے 64 مستحق خاندانوں میں دیا جا رہا ہے۔

آخر میں اتنی زبردست بزم سجانے پر میں بزم ادب کمیٹی کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں (اور خاص طور پر لگا تار 5 سال بزم ادب کی صدارت سنبھالنے پر جناب شکیل احمد صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں جناب انوار احمد قریشی صاحب، جناب عمران ممتاز صاحب، جناب معراج الدین صاحب اور جناب کامران عاقل صاحب کی کاوشوں کو سراہتا ہوں کہ انہوں نے شب روز محنت کر کے آج ہم سب کو خوشیاں بانٹنے کے موقع میسر کیئے۔

آخر میں میری دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی بے شمار خوشیاں صحت و تندرستی کے ساتھ عطا فرمائے۔ (آمین)

آخر میں میری جانب سے پوری برادری کو دلی عید مبارک ہو۔

منجانب: شیخ روشن اختر

صدر جمعیت حکیماں (دہلی) پاکستان

Facebook ID: Jamiat_hakimaan_delhi_welfar_org@yahoo.com

CamScanner

بزم ادب کی تاریخ

نسیم الدین

جنرل سیکریٹری

جمیعت حکیمان (دہلی) کراچی۔

بزم ادب ہماری قوم کے اہم ترین اداروں میں سے ہے بلکہ یہ کہنا بجا ہوگا کہ یہ قوم کا مقبول ترین ادارہ ہے جو گزشتہ رواں صدی سے اپنی اعلیٰ روایات برقرار رکھے ہوئے ہے۔ بزم ادب کا قیام ۱۹۲۳ء میں جناب محمد دین خلیقی مرحوم کے مبارک ہاتھوں سے ہوا تھا۔ خلیقی مرحوم کی خواہش تھی کہ قوم کے نوجوان اور بچوں میں علمی اور ادبی ذوق پیدا کیا جائے اور اظہار بیان کیلیئے ان میں تحریر و تقریر کا ملکہ پیدا ہوا۔ ان کا یہ بھی منشاء تھا کہ قوم کے نوجوان اور بچے تعلیم سے بے بہرہ ہیں وہ اپنا وقت ضائع کرنے کی بجائے اس بزم کے ذریعے تعلیم یافتہ حضرات کی صحبت حاصل کریں اور مجلسی آداب سے واقف ہوجائیں۔

ان مقاصد کیلیئے انہوں نے حاجی اشفاق الدین مرحوم اور حکیم امتیاز الدین صاحب کی مدیعت میں یہ ادارہ قائم کیا تھا۔ وہ خود اس کے جلسوں میں شریک ہوتے تھے اور نوجوان مقرروں اور مضمون نویسوں کی ہمت افزائی کرتے تھے اور انہیں مفید مشورے دیتے تھے۔ انیس احمد صاحب رشدی۔ محمد یامین صاحب۔ فضل الٰہی صاحب، محمد احمد مرحوم حکیم شریف الدین بقائی صاحب۔ حبیب بخش صاحب وغیرہ بزم ادب کی کاروائیوں میں نمایاں حصہ لیتے تھے۔ منشی حبیب بخش صاحب بہت عرصے تک بزم ادب کے سیکریٹری رہے۔

اس کے بعد بزم ادب کا نیا دور آیا اور نوجوانوں کی ایک نئی نسل نے اسکی کاروائیوں میں حصہ لیا۔ محمد منصور صاحب، نثار احمد صاحب، محمد حسین اعجازی، محمد دین ذکائی صاحب، محمد رفیع صاحب، محمد سلطان صاحب، محمد صالحین صاحب وغیرہ نے اسکے پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اسے دلچسپ بنایا۔

تمثیلی مشاعرے، مزاحیہ فیچر اور ڈرامے وغیرہ بھی ہونے لگے۔ بزم ادب کے جلسوں کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ پوری برادری کے افراد مرد، عورتیں، بچے سب اس کے جلسوں میں شریک ہوتے تھے اور بڑی سے بڑی جگہ بھی ناکافی معلوم ہوتی تھی۔ لوگ بڑے شوق سے اس کے جلسوں کا انتظار کرتے تھے۔ اس زمانے میں محمد منصور صاحب اس کے مسلسل سیکریٹری رہے۔ شیخ فضل عظیم صاحب بڑی دلچسپی سے اس کی سرپرستی فرماتے تھے۔

تقسیم ہند کے بعد جہاں دیگر ملکی اور قومی اداروں کوں عارضی مشکلات کا سامنہ کرنا پڑا۔ بزم ادب بھی کچھ عرصے کیلیئے انتشار اور بے توجہی کے اثرات سے نہ بچ سکی۔ اگرچہ اس بزم کے جواں سال سیکریٹری جناب محمد منصور صاحب نے بدقت تمام رسم عید کے اجلاس کو برقرار رکھا لیکن اس میں وہ روح نظر نا آتی تھی جو پاکستان بننے سے پہلے اس کا طرّہ امتیاز تھی۔ پھر بھی کارکنوں کے انتشار، فرصت کی کمی اور دیگر مشکلات کے باوجود بزم ادب کے اجلاس بساغنیمت ہیں اور آہستہ آہستہ انکی مقبولیت میں اضافہ ہورہا ہے۔

CS CamScanner

پاکستان میں بزم ادب کا پہلا اجلاس شیخ محمد مقصود (مرحوم) کے مکان پر حکیم محمد تقی صاحب کی صدارت میں ہوا۔ حسب معمول مضمون اور نظمیں پڑھیں گئیں اور تواضع ہوئی۔ پاکستان بننے کے بعد جو حالات پیدا ہو گئے تھے ان میں لوگوں کی باہمی ملاقات بہت مشکل تھی۔ اس اجلاس کے موقع پر سب لوگ عید ملے اور ایک دوسرے کے حالات سے آگاہی حاصل کی اسی اجلاس میں تجویز ہوئی کہ قوم کی مردم شماری کی جائے۔ مردم شماری کے بعد ایک تفصیلی رسالہ نشان راہ 1953 میں چھاپا گیا۔

آج سے 5 سال قبل جناب شکیل احمد صاحب نے بزم ادب کی صدارت سنبھالی۔ آج الحمدللہ بزم ادب کا فنکشن (عید ملن) اپنے عروج کو چھو رہا ہے۔ آج اس فنکشن (عید ملن) میں برادری کے افراد کی کثیر تعداد میں شرکت اس بات کا ثبوت ہے کہ کس قدر محنت اور جانفشانی سے کام ہوا ہے۔ آپ کی اور ہماری طرف سے صدر بزم ادب شکیل احمد صاحب کو پانچ سال مکمل ہونے پر انکو اور انکی پوری ٹیم مبارک باد کی مستحق ہے۔

بزم ادب کے صدر جناب شکیل احمد صاحب کا ایک بہت بڑا کارنامہ "حکیمان ایوارڈ" کا اجرا ہے

مت سمجھو ہم نے بھلا دیا ہے
یہ مٹی تم کو پیاری تھی
سمجھو مٹی میں سلا دیا ہے
مت سمجھو ہم نے بھلا دیا ہے

جب شکیل احمد صاحب نے 2012 میں صدارت کا عہدہ سنبھالا اسی دن قوم کیلئے خدمات انجام دینے والوں کی فہرست بنائی۔ سب سے پہلے ہم ہمارے بزرگ چوہدری محمد اشتیاق صاحب جو کہ ہندوستان میں بھی چوہدری تھے انکی اعلیٰ خدمات پر پہلا حکیمان ایوارڈ دیا گیا۔ 2012 سے 2016 تک کے ایوارڈ کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

حکیمان ایوارڈ

2012	2013	2014	2015	2016
چوہدری محمد اشتیاق صاحب (مرحوم)	اعبدل خالق ذکائی صاحب (مرحوم)	محمد اسحاق ذکائی صاحب (مرحوم)	جناب حبیب احمد صاحب (مرحوم)	جناب محفوظ احمد بقائی (مرحوم)
چوہدری محمد سعید صاحب (مرحوم)	محمد حنیف صاحب (مرحوم)	محمد عاشقین صاحب (مرحوم)	جناب شیخ منیر احمد صاحب (مرحوم)	جناب نثار احمد قدسی (مرحوم)
چوہدری مقصود حسن صاحب (مرحوم)	محمد احمد قریشی صاحب (سابق جنرل	منظور حسین صاحب (مرحوم)	جناب محمد یوسف صاحب (مرحوم)	جناب پرویز اشرف (مرحوم)
چوہدری ممتاز الدین صاحب (مرحوم)	سیکریٹری) صاحب (مرحوم)	محمد فاضل ذکائی صاحب (مرحوم)	جناب محمد یامین ایڈوکیٹ	جناب جاوید اقبال بقائی صاحب
چوہدری محمد ایوب صاحب (مرحوم)	ڈاکٹر فرید الدین بقائی صاحب	محمد حسین ذکائی صاحب (مرحوم)	صاحب (مرحوم)	جناب شہزاد پرویز (مرحوم)
چوہدری مقیم الدین صاحب (مرحوم)	جناب نور الدین بقائی صاحب	جواد حسین اعجازی صاحب (مرحوم)	جناب شیخ فضل الٰہی ایڈوکیٹ	انوار احمد قریشی صاحب
چوہدری محمد مبین صاحب	ناظم الدین بقائی صاحب	شجاع الدین صاحب (مرحوم)	صاحب (مرحوم)	محمد دین شباب صاحب
چوہدری انیس احمد صاحب	حامد حسین جیلانی صاحب	منظور احمد صاحب (مرحوم)	جناب سلیم احمد صاحب (مرحوم)	محمد متین صاحب
سابق صدر بابو محمد تقی صاحب	امیر حسن جیلانی صاحب (مرحوم)	محمد عارف بقائی صاحب	جناب شیخ فضل عظیم صاحب چھرے	اقبال احمد شیخ صاحب
صدر روشن اختر صاحب	انعام الدین صاحب (مرحوم)	صدر روشن اختر صاحب۔ لائف ٹائم	والے (مرحوم)	نوید اطہر صاحب
	مختار احمد شیخ صاحب (جنرل سیکریٹری	اچیومنٹ ایوارڈ	جناب شیخ محمود احمد صاحب۔ لائف	خصوصی ایوارڈ
	دہلی حکیمان کوآپریٹیو ہاؤسنگ سوسائٹی)	چوہدری محمد مبین صاحب۔ لائف ٹائم	ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ	مسرور احمد صاحب
	نسیم الدین (جنرل سیکریٹری جمیعت	اچیومنٹ ایوارڈ	چوہدری انیس احمد صاحب۔ لائف ٹائم	تنویر اختر صاحب
	حکیمان (دہلی) پاکستان)	ڈاکٹر شاہد صاحب	اچیومنٹ ایوارڈ	شکیل احمد نوری صاحب
	ڈاکٹر سید سیف الرحمان (ڈپٹی کمشنر		خصوصی ایوارڈ	محمد لاریب ذکائی صاحب
	ڈسٹرکٹ سینٹرل) مہمان خصوصی		جناب محمد فاروق سعید صاحب	عمران سبحان صاحب
			جناب فہد متین صاحب	
			جناب دانش منظور صاحب	

بزم ادب کے صدر اور انکی کابینہ کسی مخصوص فورم پر کام کرنیوالے کو نہیں بلکہ اعلیٰ مجلس، دہلی حکیمان کوآپریٹیو سوسائٹی، یا فرینڈز سرکل کو بلا تخصیص ایوارڈز دیئے جاتے ہیں جو کہ ایک قابل ستائش بات ہے۔

گزشتہ پانچ سالوں میں اعلیٰ مجلس کے صدر جناب روشن اختر صاحب کے قیمتی مشورے، بیماری کے باوجود بزم ادب کی جگہ جا کر معائینہ کرنا کہ کہیں کوئی کمی تو نہیں رہ گئی کہ ممبران برادری کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ ہر عید ملن میں وہ بذات خود شریک ہو کر اختتام تک موجود رہتے ہیں۔

یہاں دونوں چوہدری صاحبان، چوہدری محمد مبین صاحب، چوہدری انیس احمد صاحب کا ذکر نہ کرنا غیر مناسب ہوگا انکی اعلیٰ خدمات بزم ادب کے صدر شکیل احمد صاحب کو حاصل تھیں۔

یوں تو زندگی ہر رنگ گزر جاتی ہے لیکن برادری کے آپس میں میل جول کے "عید ملن" ہمارے لیئے ہمارا تاریخی ورثہ ہے جو بزم ادب کے بانی جناب محمد دین خلیقی کا عطا کردہ ہے۔ یکم شوال کو جب بزم ادب کے زیر اہتمام عید ملن ہوتی ہے تو یقیناً انکی روح عالم ارواح میں مسکراتی ہوگی۔

آخر میں بزم ادب کے صدر اور انکی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے گزشتہ پانچ سال سے محنت طلب کام کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ ایسی عید ملن بزم ادب کے زیر اہتمام جاری رہیں گی۔

CamScanner

میسیجز سسٹم/ فیس بُک ایک جائزہ رپورٹ (شکیل احمد ایڈووکیٹ)

جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان

السلام علیکم!

میسج سسٹم گذشتہ 6 سال سے بڑی کامیابی کے ساتھ برادری میں چل رہا ہے اس جدید ترقی کے دور میں نیٹ ورکنگ نے بڑی ترقی کی ہے وہیں ہماری برادری نے بھی ترقی کی ہے۔ ہماری برادری میں ہونے والے تمام پروگرام کی بروقت اطلاع، برادری میں کسی کے انتقال کی خبر میسج کے ذریعے دو گھنٹے میں پورے پاکستان میں ڈسپلے ہوتی ہے۔ الحمدللہ ہمارے پاس برادری کے لوگوں کے بارہ سو موبائل نمبر رجسٹرڈ ہیں جن میں پورے پاکستان میں میسج ڈسپلے ہوتے ہیں۔ پوری برادری کے لوگوں سے درخواست ہے کہ جن لوگوں نے اپنے موبائل نمبر برادری میں رجسٹرڈ نہیں کرائے ہیں وہ فوری طور پر اپنے نمبر رجسٹرڈ کرائیں اور جن لوگوں کے موبائل نمبر رجسٹرڈ ہیں اور نہایت ہی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جن لوگوں نے اپنا موبائل نمبر تبدیل کرلیا ہے وہ اپنے نئے نمبر کا اندراج نہیں کراتے۔ اُن سب لوگوں سے اپیل ہے کہ وہ بھی اپنے پرانے نمبر کے ساتھ نیا نمبر بھی رجسٹرڈ کرائیں۔ گذشتہ کچھ عرصے سے ہمیں نیٹ ورکنگ میں پی ٹی اے کی پابندیوں کا سامنا ہے وہ اکثر ہماری سمیں بلاک کردیتے ہیں جس سے ہمیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور لوگوں کو میسج نہیں ملتے۔ لہٰذا فوری طور پر ہم نے اس کا متبادل طریقہ اختیار کیا ہے۔ اب ہماری برادری میں ہونے والے تمام پروگرام اور انتقال کے میسج فیس بُک پر ڈسپلے کرتے ہیں۔ لہٰذا پوری برادری کے لوگوں سے اپیل ہے کہ وہ فیس بُک جوائن کریں تاکہ برادری کے معاملات سے باخبر رہیں۔ الحمدللہ ہم انتہائی مُسرت کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ جدید ٹیکنالوجی میں WhatsApp کا اضافہ کیا ہے۔ جون 2014ء سے موبائل پر WhatsApp سروس شروع کی ہے جس کا موبائل نمبر 0333-2110667-0313-2181319 اس پر موجود ہے۔ تمام لوگوں سے درخواست ہے کہ WhatsApp پر جوائن کریں اس میں بھی برادری میں ہونے والے تمام پروگرام اور انتقال کی خبریں اس پر بھی ڈسپلے کی جاتی ہیں۔

فیس بُک (ID: jamiat_hakimaan_delhi_welfare_org@yahoo.com)

جدید ٹیکنالوجی کے دور میں جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان کی فیس بُک بھی بڑی کامیابی کے ساتھ اپنا کام کررہی ہے۔ جس میں برادری کے پوری دنیا سے تقریباً دو ہزار پانچ سو ممبر ہیں۔ اس میں برادری میں ہونے والے تمام پروگرام کی فوٹوز، برادری کے بارے میں ساری معلومات اور برادری کی تمام خبریں موجود ہیں اور اس میں انتقال کی خبریں بھی ڈسپلے کی جاتی ہیں۔ برادری کے تمام لوگوں سے اپیل ہے کہ جو لوگ فیس بُک استعمال کرتے ہیں وہ جمعیت کی فیس بُک کو بھی جوائن کریں اور اپنے قریبی رشتے داروں کو بھی بتائیں یہ آپکی اخلاقی ذمہ داری ہے۔ دیگر کسی بھی قسم کی معلومات کے لئے اور موبائل میسیجز سسٹم کروانے کے لئے رابطہ کریں۔

شکیل احمد (ایڈوکیٹ)
انچارج کمیونیکیشن (انفارمیشن)
جوائنٹ سیکریٹری
جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان
0333-2110667 , 0313-2181319
ای میل:۔ kashanestate@gmail.com

CamScanner

پیغامِ عید

میری طرف سے تمام اہلیان جمعیت کو دلی عید مبارک ۔ میں مالک کا بڑا شکر گزار ہوں کہ اس نے ہم سب کو ساتھ خیریت کے ساتھ عید کی خوشیاں بانٹنے کا موقع دیا اس کے ساتھ ہی میں پوری کمیٹی (اور خاص طور پر لگا تار 5 سال بزم ادب کی صدارت سنبھالنے پر جناب شکیل احمد صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں)، جناب معراج الدین صاحب، جناب عمران ممتاز صاحب، جناب کامران عاقل صاحب، جناب راحیل احمد قریشی اور جناب محمد عمران سبحان صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس بزم کو سجانے میں شب وروز محنت کی یہ بات میں خاص طور سے کہنا چاہتا ہوں کہ اب بزم ادب کرنا انتہائی دشوار ہوگیا ہے جس کی وجہ بڑھتی ہوئی مہنگائی، وسیع انتظامات، امن وامان کا مسئلہ، سیکیورٹی پرابلم ہیں آپ لوگوں کے تعاون سے ہم نے اس کو ممکن بنایا۔

آخر میں اس دعا کے ساتھ اختتام کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی بیشمار عیدیں دیکھنا نصیب فرمائے (آمین)۔

منجانب: انوار احمد قریشی (چیف ایڈوائزر بزم ادب کمیٹی)

جائزہ رپورٹ (چیف ایڈوائزر فرینڈ سرکل)

جناب فاروق احمد سعید انکا تعلق برادری کے معزز گھرانے سے ہے انکے والد سعید احمد بیٹری والے کے نام سے مشہور تھے فاروق احمد سعید نے فرینڈ سرکل کی وجہ سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ فرینڈ سرکل جو کئی سالوں سے ختم ہوچکی تھی اس کو بابو محمد تقی (مرحوم) سابق صدر جمعیت دہلی پاکستان نے اپنے دور میں 2005ء میں اپنی قیادت میں فرینڈ سرکل کو دوبارہ بحال کرایا اور فاروق احمد سعید کے ساتھ جناب معراج الدین صاحب اور جناب دانش منظور صاحب بھی ان کے ساتھ پیش پیش تھے (آج جو فرینڈ سرکل عروج پر ہے یہ انکا لگایا ہوا پودا ہے اور جو تناور درخت بن چکا ہے۔ ان کی خدمات کو دیکھتے ہوئے بزم ادب کمیٹی نے 2015ء میں ان کو خصوصی ایوارڈ سے نوازا) اور برادری کے دیگر اُمور میں بھی شامل رہے وہ بزم ادب کے جنرل سیکریٹری، نائب صدر اور دیگر کے عہدوں پر 10 سال کام کیا اور ابھی بھی موجودہ فرینڈ سرکل کے چیف ایڈوائزر بھی ہیں اور مزید برادری کے کام کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔

جناب فاروق احمد صاحب

چیف ایڈوائزر فرینڈ سرکل

CamScanner

پیغامِ عید

اہلیان جمعیت کو میری طرف سے دلی عید مبارک ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی بے شمار خوشیاں دیکھنا نصیب فرمائے (آمین) ۔ میں خاص طور سے بزم ادب کمیٹی کے صدر جناب شکیل احمد اور چیف ایڈوائزر انوار احمد قریشی صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے اس بزم میں چیف گیسٹ کے طور پر مدعو کیا میری اولین کوشش رہی ہے کہ میری ذات سے برادری کے لوگوں کو جو فائدہ پہنچ سکتا ہے وہ میں پہنچاؤں، برادری کے مستحق لوگوں کے لیئے لیب ٹیسٹ کے ڈسکاؤنٹ کارڈ جاری کیئے گئے ہیں اس کے علاوہ جو مستحق حضرات ڈسکاؤنٹ کارڈ بنوانا چاہتے ہیں وہ احباب صادق ہال A-579 بلاک D نارتھ ناظم آباد کراچی سے رابطہ کریں میں نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا ہے کہ برادری کے لوگ تعلیم میں آگے بڑھیں یہ ہی ہماری ترقی کا ذریعہ ہے اس سلسلے میں جو بھی مدد ہو میں حاضر ہوں اور ہر طرح کا تعاون کرنے کو تیار ہوں تا کہ لوگ تعلیم کے معیار کو بلند کر سکیں اور ترقی کی جانب گامزن ہوں ۔

آخر میں میری طرف سے پوری بزم ادب کمیٹی کو مبارک باد دیتا ہوں اور خاص طور پر لگا تار 5 سال بزم ادب کی صدارت سنبھالنے پر جناب شکیل احمد کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے شب و روز محنت کر کے ہم سب کو ایک جگہ عید ملنے کا موقع فراہم کیا اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی بے شمار خوشیاں نصیب فرمائے (آمین)

ڈاکٹر مدثر بقائی صاحب
ڈائریکٹر لیب ٹیسٹ

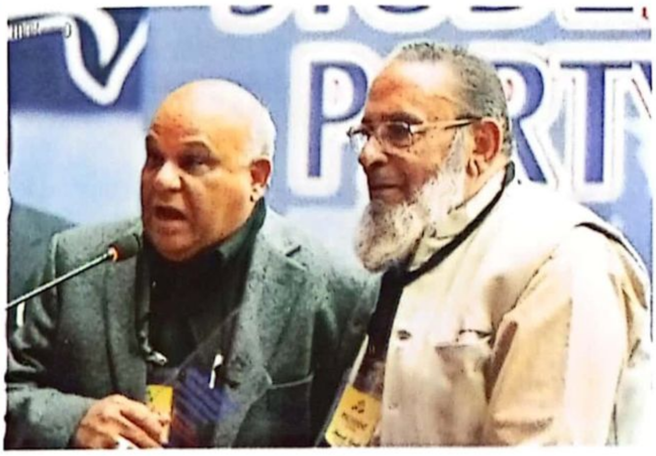

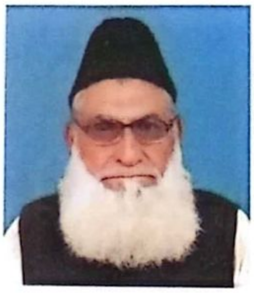

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ ثم الحمدللہ، اللہ ربّ العزت کا احسان ہے کہ اس نے ہم کو ایک بار پھر ماہِ رمضان عطا فرمایا تا کہ ہم اپنی مغفرت کا سامان کر سکیں بس صحیح معنوں میں عید مناسکیں عید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک تحفہ ہے اور تصدیق نامہ ہے کہ میرے بندوں نے میرے حکم کے مطابق رمضان گزارا ہے اس لئے ان سب کی مغفرت کردی گئی اب یہ اپنی اس بے مثال کامیابی پر خوشی مناتے ہیں۔

برادران برادری اس کامیابی پر ہمیں اطمینان سے نہیں بیٹھنا چاہئے کیونکہ اس اطاعت کی دولت کی حفاظت بھی کرنی ہے زندگی کے باقی ایام بھی اللہ کے احکامات کو نبی کریم ﷺ کے طریقے پر زندگی کے ہر شعبے میں رائج کرنا اور چلانا ہے الحمدللہ آج کے جدید دور میں دین سے آگاہی کا دور بڑھ رہا ہے مگر افسوس اس بات کا ہے کہ اس کو عملی زندگی اختیار کرنے میں غفلت ہورہی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم عہد کریں کہ بقایا زندگی کے ایام اللہ کے احکامات کے مطابق گزریں گے اس موقع پر افراد برادری کے توجہ مندرجہ ذیل معاشرتی خرابی کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔

1) تقریبات میں مخلوط محفلوں کا رواج بڑھ رہا ہے اور اس کو معیار قرار دیا جارہا ہے یہ فعل سراسر خلافِ سُنت ہے اس سے پرہیز کرنا لازمی ہے خاندان کے بزرگ حضرات کا فرض ہے کہ وہ تقریبات میں مخلوط محفلوں کا انعقاد روکیں تا کہ نئی نسل مستقبل میں غیر شرعی افعال سے باز رہے۔

2) تقریبات میں اسراف نظر آرہا ہے برائے کرم اس طرف توجہ دیں کہ ہم کہاں جارہے ہیں۔ صاحبِ مال ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کو اسراف کی اجازت ہے یاد رکھیں اس فعل کا حساب بھی آپ کو دینا ہے۔ اس لئے جس قدر ممکن ہو سادگی اختیار کریں تا کہ دُوسرے لوگ جن کے وسائل کم ہیں احساسِ کمتری میں مبتلا نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے کہ اکابرین جمعیت نے 93 سال قبل عید کا اجتماع برادری کے افراد کے لئے بزمِ ادب کے نام سے جو کیا تھا وہ بلاتعطل اب بھی جاری ہے یہ اجتماع صرف کراچی میں ہی نہیں بلکہ آبائی شہر دھلی میں بھی ہر سال منعقد ہوتا ہے یہ اجتماع نہ صرف افرادِ برادری میں محبت، یکجہتی اور اخلاص میں اضافہ کرتا ہے بلکہ ایک دوسرے سے ملنے میں بھی آسانیاں پیدا کرتا ہے۔ میں بزمِ ادب کمیٹی کے صدر جناب شکیل احمد کاشان اور اراکینِ کمیٹی کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے دن رات محنت کر کے اس شاندار اجتماع کا اہتمام کیا اور پروگرام کو شرعی عیب سے پاک رکھا اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ صدر اور اراکینِ بزمِ ادب کمیٹی کو جزائے خیر عنایت فرمائے۔

جزاک اللہ خیرا

اس لئے اراکین برادری کا فرض ہے کہ بزمِ ادب کمیٹی سے بھرپور تعاون فرمائیں تا کہ پروگرام بہتر سے بہتر ہوسکے۔

اس زبردست بزم سجانے پر میں بزم ادب کمیٹی کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور خاص طور پر لگاتار 5 سال بزم ادب کی صدارت سنبھالنے پر جناب شکیل احمد صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں

چوہدری محمد مبین

چوہدری انیس احمد شیخ

جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان

رمضان پیکج کی تقسیم اور دوسری امداد

الحمدللہ ہر سال کی طرح اس سال بھی رمضان پیکج کا اجراء جناب شیخ روشن اختر کی سربراہی میں منعقد ہوا جس کے کنوینیئر جناب ناظم الدین بقائی صاحب تھے ان کی معاونت جناب سلیم احمد (مرچ والے) جناب نسیم الدین صاحب، جناب شکیل احمد صاحب، جناب انوار احمد قریشی صاحب، جناب تنویر اختر صاحب، جناب محمد کامران عاقل صاحب، عمران عزیز صاحب، جناب چودھری انیس صاحب، جناب چودھری محمد مبین صاحب، عابد انور صاحب، محمد دین شباب اور مجلس اعلیٰ کے تمام ممبران نے کی۔ جناب ناظم الدین بقائی صاحب نے شب و روز کی محنت کے بعد رمضان پیکج کو پایہ تکمیل تک پہنچایا اور اس دفعہ کے پیکج میں نہ صرف کوالٹی کا معیار بلکہ تعداد بھی زیادہ تھی۔ اس سال رمضان پیکج میں 6500 روپے مالیت کا اجناس اور 6000 روپے کیش 275 خاندانوں میں تقسیم کیا گیا۔ تقسیم کا طریقہ کار بھی بڑا اشفاف اور جامع تھا۔ تقسیم والے دن جناب صدر صاحب، چودھری صاحبان نے بڑا کلیدی کردار ادا کیا اس کے علاوہ تمام ممبران مجلس اعلیٰ نے بھی ناظم الدین بقائی کا بھرپور ساتھ دیا۔ رمضان پیکج کی خاص بات یہ تھی کہ لوگوں نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ناظم الدین بقائی صاحب نے بھی بھاگ دوڑ کر کے کئی چیزیں ڈسکاؤنٹ پر لیں۔ جس کی وجہ سے اجناس میں کئی چیزوں کا اضافہ ہوا اور اسطرح -/29,000,00 روپے کا یہ پیکج پایہ تکمیل تک پہنچا۔ یہ سب آپ لوگوں کے تعاون سے ہی ممکن ہوسکا۔ اگر آپ لوگوں کا تعاون شامل حال رہا تو انشاءاللہ آنے والے سالوں میں اس سے بہتر رمضان پیکج کا اجراء ممکن ہوسکے گا۔

ناظم الدین بقائی
(کنوینیئر/نائب صدر)

CS CamScanner

حکیمان ایوارڈ 2015

بزم ادب 2012 سے حکیمان ایوارڈ کا سلسلہ شروع کیا گیا ہماری برادری کے وہ لوگ جنہوں نے برادری کے لئے خدمات انجام دی ہیں ان کو ایوارڈ دینے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ الحمدللہ ہم نے بزم ادب کے پلیٹ فارم سے 2012 میں 10 افراد کو اور 2013 میں 12 افراد کو ایوارڈ دیئے گئے جو ڈپٹی کمشنر ڈسٹرکٹ سینٹرل کراچی ڈاکٹر سیف الرحمان نے تقسیم کیئے جو کے بزم ادب 2013 کے مہمان خصوصی تھے۔ 2014 میں مزید 12 افراد کو ایوارڈ دیئے گئے اور 2015 میں مزید 10 افراد کو ایوارڈ دیئے گئے۔ جو کہ مہمان خصوصی فہیم احمد صدیقی بیورو چیف جیوٹی وی کراچی نے تقسیم کیئے۔ 2016 میں مزید 10 افراد کو ایوارڈ دیئے جائینگے اور اس کے علاوہ 2016 میں مزید 6 افراد کو خصوصی ایوارڈ بھی دیئے جائینگے۔ جو قوم اپنے محسنوں کو بھول جاتی ہے وہ کبھی ترقی نہیں کر سکتی میں امید کرتا ہوں آئندہ آنے والے سالوں میں بھی یہ سلسلہ جاری و ساری رہے گا۔

شکیل احمد ایڈووکیٹ

صدر بزم ادب 2016

حکیمان ایوارڈ (سلیم احمد ممبر مجلس اعلیٰ کمیٹی)

لائف ٹائم آچیومنٹ ایوارڈ (سینئر ممبر مجلس اعلیٰ کمیٹی)

AZM-E-ADAB

AZM-E-ADAB

AZM-E-ADAB

E-ADA

HAKIMAAN (DEHLI)
015

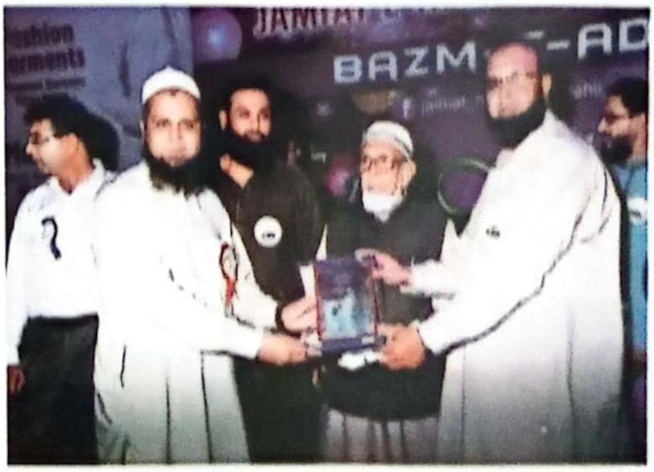
BAZM

BAZM

BAZM-E-ADAB 2

BAZM-E-ADAB 20

ZM-E-ADAB 2015

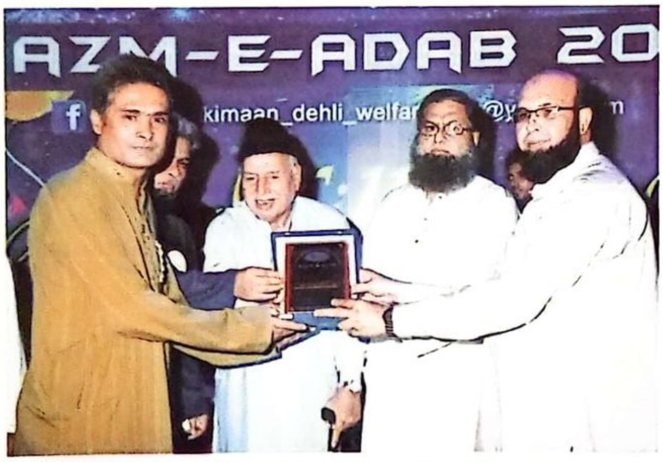
AZM-E-ADAB 20

BAZM-E-ADAB 201

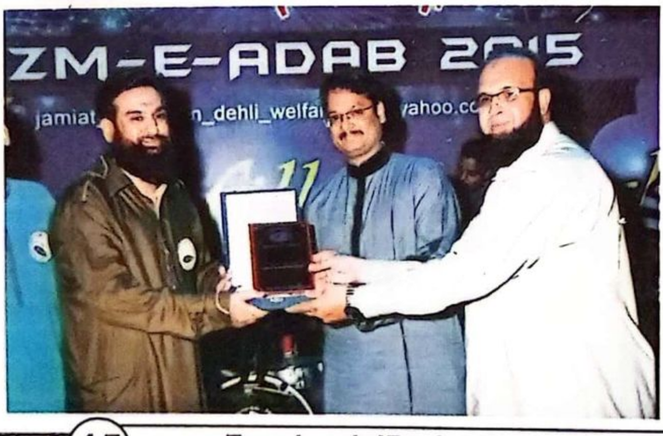
ZM-E-ADAB 2015

BAZM-E-ADAB

M-E-ADAB 2015

AZM-E-ADAB 2015

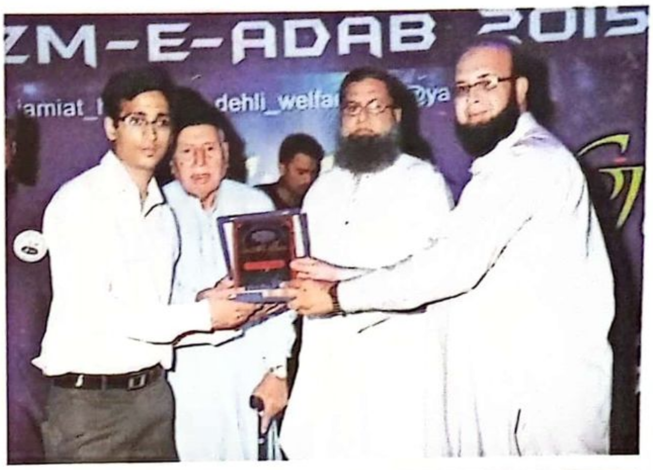
ZM-E-ADAB 2015

-E-ADAB 2015

BAZM-E-ADAB

AZM-E-ADAB

AZM-E-ADAB 2015

AZM-E-ADAB 2015

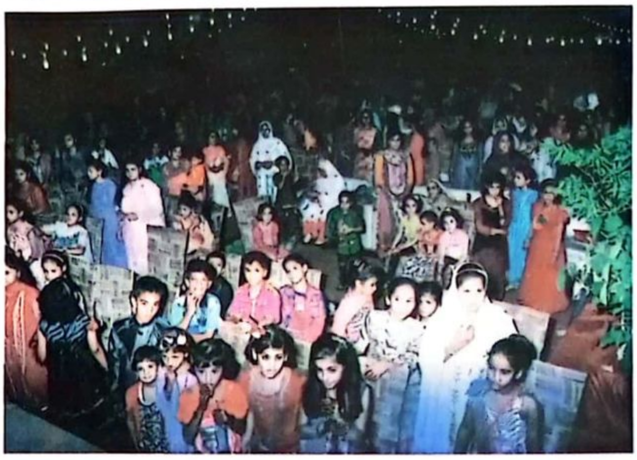

عید مبارک
بزمِ ادب میں آنے والے تمام مہمانانِ گرامی کو
خوش آمدید کہتے ہیں۔
منجانب: ممبران جمعیت حکیمان (دھلی) پاکستان

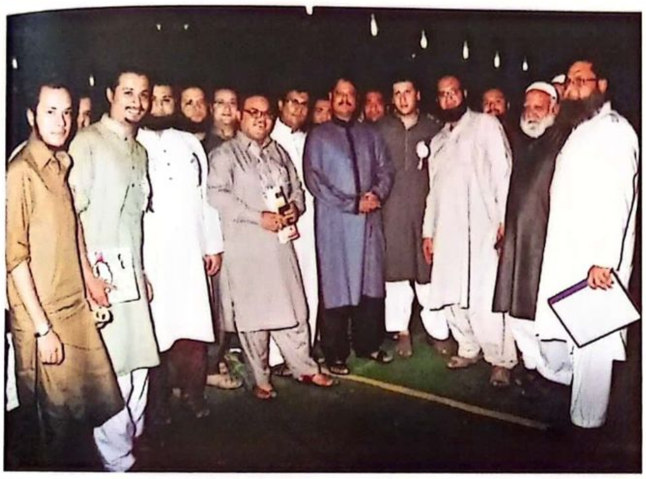

JAMIAT-E-HAKIMAN (DEHLI), PAKISTAN
BAZM-E-ADAB 2015

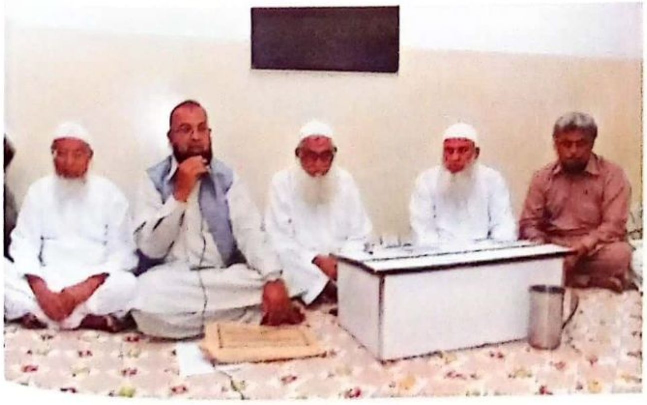

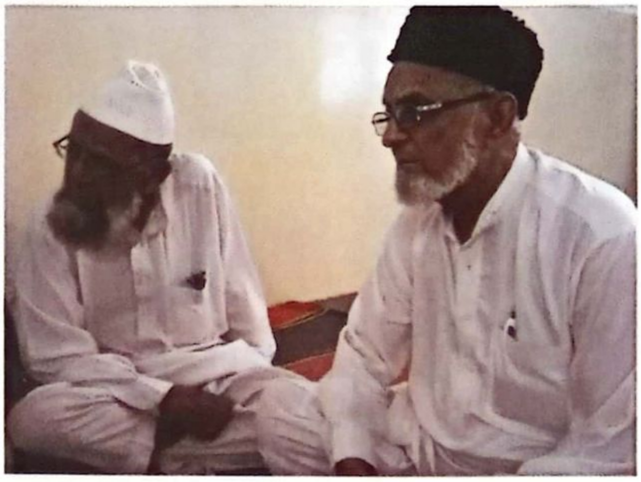

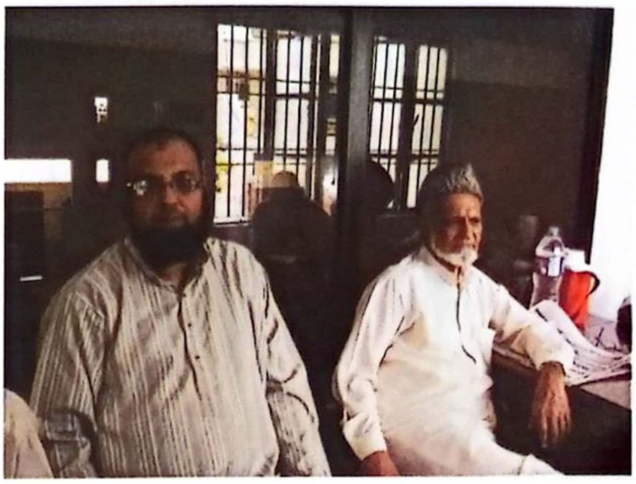

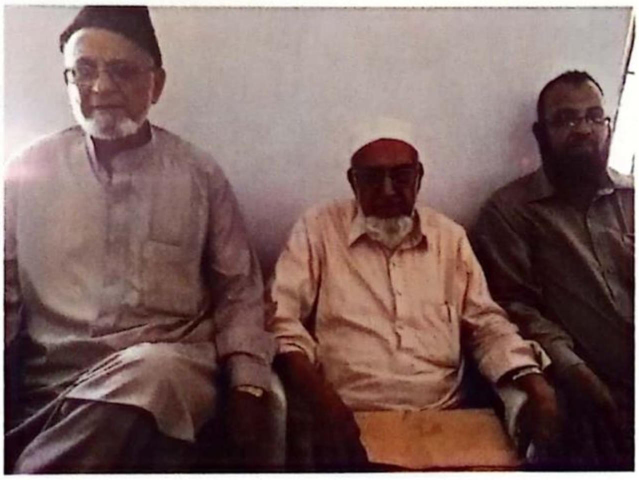

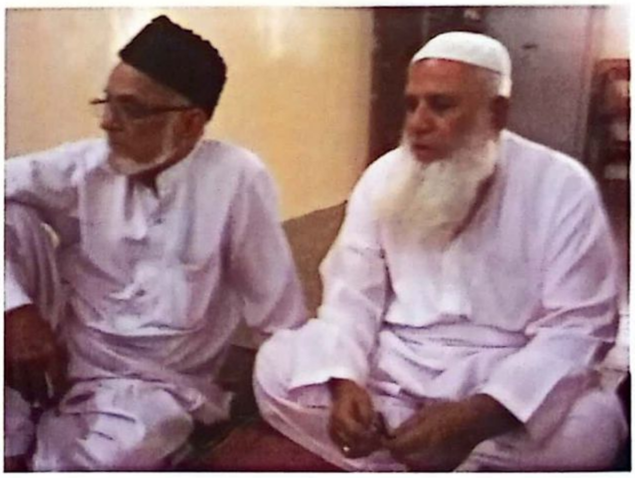

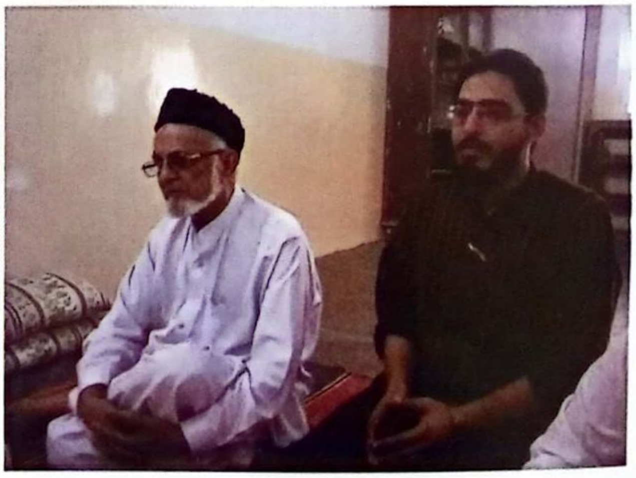

اراکین مجلس اعلیٰ کمیٹی، جمعیت حکیمان (دہلی) پاکستان

عہدہ	نام	موبائل نمبر
صدر	جناب شیخ روشن اختر	0300-2789558
نائب صدر	ناظم الدین بقائی	0312-2034740
چوہدری	جناب محمد مبین	0333-3099973
چوہدری	جناب انیس احمد شیخ	0321-2421557
جنرل سیکریٹری	جناب نسیم الدین (ایڈوکیٹ)	0333-2382058
ایڈیشنل جنرل سیکریٹری	انوار احمد قریشی	0308-2011585
جوائنٹ سیکریٹری	جناب شکیل احمد (ایڈوکیٹ)	0333-2110667
لٹریچر سیکریٹری	جناب سلیم احمد	0333-3438070
فنانس سیکریٹری	جناب تنویر احمد	0300-2200172
سینئر ممبر	جناب شیخ محمود احمد	0321-2268747
ممبر	جناب محمد دین شباب	0300-9286924
آڈیٹر	جناب محمد کامران عاقل	0345-2453354
ممبر	جناب منصور احمد	0333-3048522
ممبر	جناب عابد انور صاحب	0300-8216914
ممبر	جناب عمران عزیز	0300-9254618
ممبر	جناب مسعود احمد	0300-9274807

CamScanner

جمعیت حکیمان (دہلی) کراچی پاکستان

عہدہ	نام	موبائل نمبر
صدر	جناب شکیل احمد ایڈوکیٹ (کاشان اسٹیٹ والے)	0333-2110667
چیف ایڈوائزر	جناب انوار احمد قریشی صاحب	0308-2011858
ایڈوائزر ٹو دی کمیٹی	عمران شاہد صاحب	0321-8205301
نائب صدر	عمران ممتاز	0344-2982939
جنرل سیکریٹری	جناب معراج الدین صاحب	0346-2009994
لٹریچر سیکریٹری	محمد کامران عاقل	0345-2453354
پروگرام سیکریٹری 2	محمد فہد یوسف	0300-2897100
پروگرام سیکریٹری 1	راحیل احمد قریشی	0315-2287901
فنانس سیکریٹری	وسیم احمد	0333-3795191
سوشل سیکریٹری	محمد رضوان عاقل	0321-2565097
انفارمیشن سیکریٹری	محمد عمران عاقل	0333-2206711
مینجمنٹ سیکریٹری 1	سلمان علی	0315-9412113
کوآرڈنیٹر	نسیم الدین	0344-3368828
ایڈیشنل جنرل سیکریٹری	دانیال احمد	0345-1292634
جوائنٹ سیکریٹری	محمد وقاص ولد نسیم الدین	0333-2064648
مینجمنٹ سیکریٹری 2	طاہر علی	0333-3123662
مینجمنٹ سیکریٹری 3	محمد دانش	0313-8190419
کوآرڈنیٹر	حسین الدین	0321-2451932
کوآرڈنیٹر	محمد زین	0334-3827382
جوائنٹ فنانس سیکریٹری	سمید احمد	0333-3438060
جوائنٹ پروگرام سیکریٹری	نبیل احمد	0333-3026847

CamScanner

جمعیت حکیمان (دہلی) کراچی پاکستان

عہدہ	نام	موبائل نمبر
جوائنٹ سوشل سیکریٹری	اویس حبیب	0346-2526610
جوائنٹ لٹریچر سیکریٹری	شایان علی	0333-2748450
جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری	محمد احسن	0312-0210294
جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری	فرحان شفیع	0321-8963601
جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری	طلحہ علی	0332-2134579
جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری	عقیل احمد	0315-2766253
جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری	نوید شفی	0313-6677264
جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری	منیر احمد	0333-3012636
جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری	محمد شہزاد	0345-3360016
جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری	ظفر احمد	0324-2406678
جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری	عزیر احمد	0305-2829940
جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری	محمد راشد	
جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری	محمد عماد	0301-2601452
جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری	کاشان احمد	0312-0015729
جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری	محمد سمیر احمد	0312-0015728
جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری	محمد حمزہ	0334-3724679
جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری	محمد بلال	0301-2600758

آپکی دعاؤں کا طلبگار

فقط: شکیل احمد (ایڈوکیٹ) صدر: بزم ادب 2016

CamScanner

اراکین بزم ادب کمیٹی 2016

صدر

شکیل احمد ایڈووکیٹ (کاشان اسٹیٹ والے)

0333-2110667

چیف ایڈوائزر

جناب انوار احمد قریشی صاحب

0308-2011858

عمران شاہد صاحب (ایڈوائزر ٹو دی کمیٹی)

0321-8205301

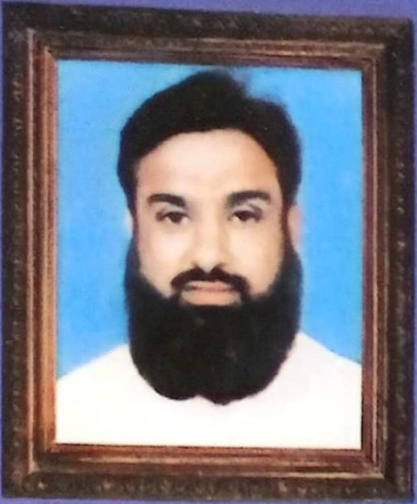

عمران ممتاز (نائب صدر)
0344-2982939

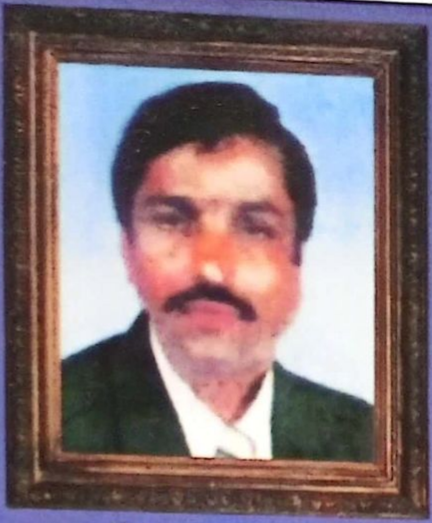

معراج الدین صاحب (جنرل سیکریٹری)
0346-2009994

محمد کامران عاقل (لٹریچر سیکریٹری)
0345-2453354

محمد فہد یوسف (پروگرام سیکریٹری 2)
0300-2897100

راحیل احمد قریشی (پروگرام سیکریٹری 1)
0315-2287901

وسیم احمد (فنانس سیکریٹری)
0333-3795191

محمد رضوان عاقل (سوشل سیکریٹری)
0321-2565097

محمد عمران عاقل (انفارمیشن سیکریٹری)
0333-2206711

سلمان علی (مینجمنٹ سیکریٹری 1)
0315-9412113

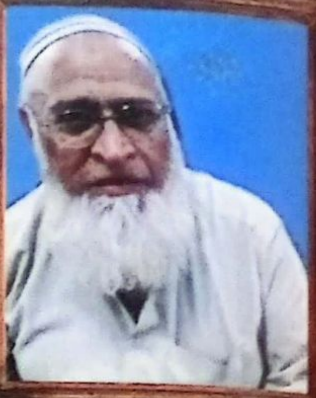

نسیم الدین (کوآرڈینیٹر)
0344-3368828

دانیال احمد (ایڈیشنل جنرل سیکریٹری)
0345-1292634

محمد وقاص ولد نسیم الدین (جوائنٹ سیکریٹری)
0333-2064648

طاہر علی (مینجمنٹ سیکریٹری 2)
0333-3123662

محمد دانش (مینجمنٹ سیکریٹری 3)
0313-8190419

حسین الدین (کوآرڈینیٹر)
0321-2451932

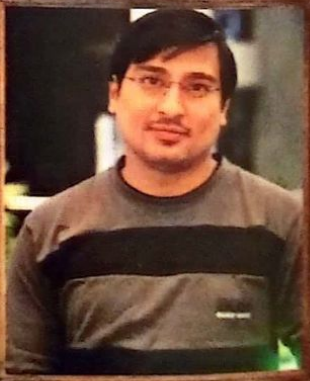

محمد زین (کوآرڈینیٹر)
0334-3827382

سمید احمد (جوائنٹ فنانس سیکریٹری)
0333-3438060

نبیل احمد (جوائنٹ پروگرام سیکریٹری)
0333-3026847

اویس حبیب (جوائنٹ سوشل سیکریٹری)
0346-2526610

شایان علی (جوائنٹ لٹریچر سیکریٹری)
0332-2748450

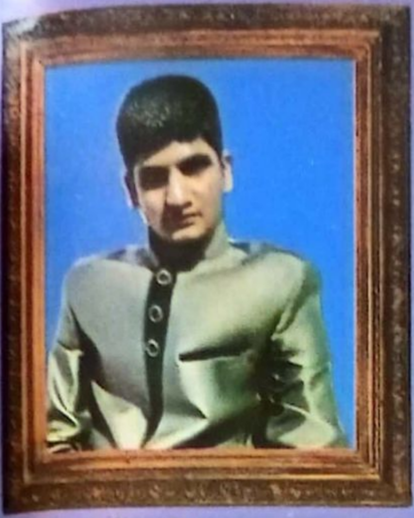

محمد احسن (جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری)
0312-0210294

فرحان شفیع (جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری)
0321-8963601

طلحہ علی (جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری)
0332-2134579

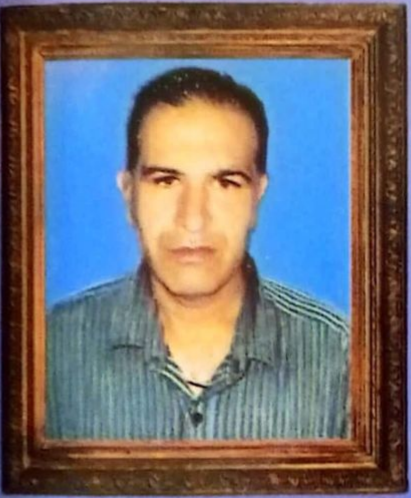

عقیل احمد (جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری)
0315-2766253

نوید شفی (جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری)
0313-6677264

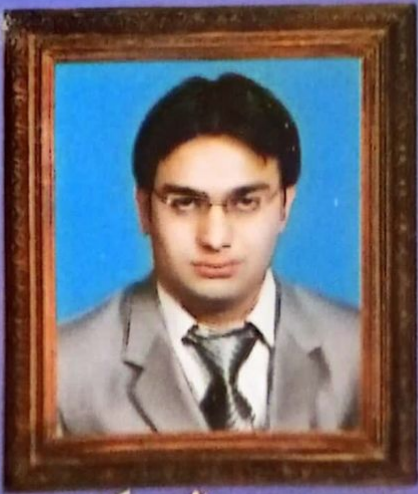

منیر احمد (جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری)
0333-3012636

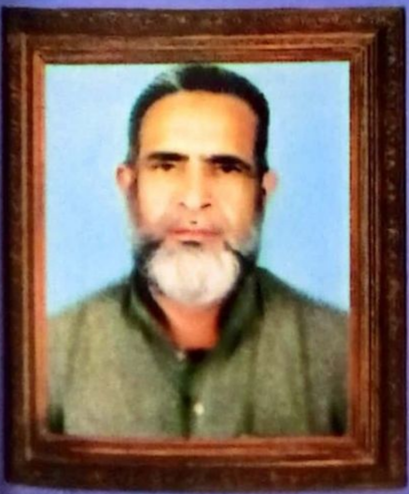

محمد شہزاد (جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری)
0345-3360016

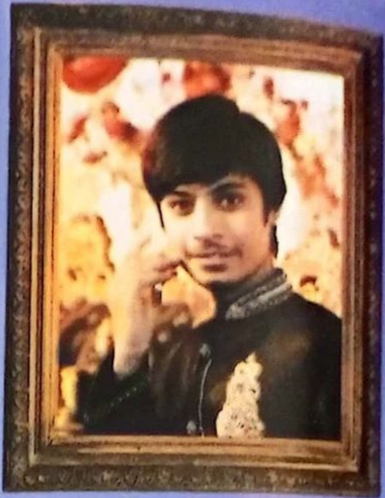

ظفر احمد (جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری)
0324-2406678

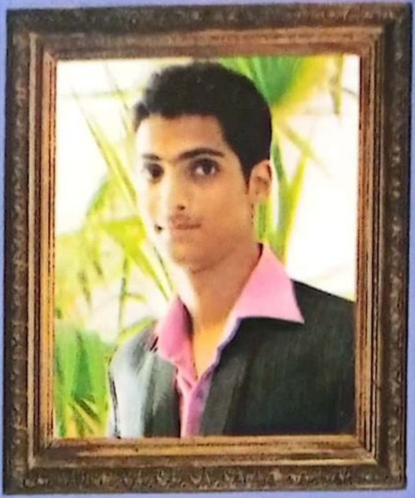

عزیر احمد (جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری)
0305-2829940

محمد راشد (جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری)

محمد عماد (جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری)
0301-2601452

کاشان احمد (جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری)
0312-0015729

محمد سمیر احمد (جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری)
0312-0015728

محمد حمزہ (جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری)
0334-3724679

محمد بلال (جوائنٹ مینجمنٹ سیکریٹری)
0301-2600758

استقبالیہ کمیٹی برائے بزم ادب

استقبالیہ کمیٹی برائے بزم ادب

جناب روشن اختر صاحب (صدر جمعیت)

جناب ناظم الدین بقائی صاحب نائب صدر جمعیت

جناب نسیم الدین صاحب (ایڈوکیٹ) جنرل سیکریٹری جمعیت

جناب چوہدری محمد مبین صاحب

جناب چوہدری محمد انیس صاحب

جناب شیخ محمود احمد صاحب

جناب تنویر اختر صاحب

جناب فاروق احمد سعید

جناب محمد اعظم صاحب

جناب منصور صاحب (فیشن گارمنٹس)

جناب امتیاز ذکائی صاحب

جناب محمد آصف صاحب

جناب ممتاز احمد صاحب

جناب منصور احمد صاحب (چھالیہ والے)

جناب تنویر احمد صاحب (کپڑے والے)

جناب ڈاکٹر عبدالباسط صاحب

جناب احسن ذکی صاحب

جناب مختار احمد شیخ صاحب

جناب عزیز حسن جیلانی صاحب

جناب عنصر پاشا صاحب (حیدرآباد والے)

جناب شیخ رئیس احمد صاحب

جناب ڈاکٹر محمد شاہد

جناب محمد مستقیم صاحب

جناب ڈاکٹر مسعود ذکائی

جناب شیخ تاج احمد صاحب

جناب وقار نقی صاحب (نقی برادرز)

جناب اہتمام الدین صاحب

جناب منصور صاحب (بلڈنگ ہارڈویئر)

جناب منظور احمد شیخ صاحب

جناب انصار قریشی صاحب

جناب امتیاز ذکائی صاحب

جناب شکیل احمد نوری صاحب

جناب محمد حارث صاحب

جناب محمد عاطف صاحب

جناب ارشد پرویز صاحب

جناب انتخاب احمد صاحب

جناب سلطان احمد صاحب (ایڈوکیٹ)

جناب وسیم احمد (وسیم اسٹیٹ)

جناب لاریب زکائی

جناب شاہد احمد (شاہد برادرز)

جناب محمد سہیل کپڑے والے

جناب سعید احمد قریشی صاحب

جناب عابد انور صاحب

جناب مرسلین صاحب (نقی برادرز والے)

جناب افتخار احمد (ظفر برادرز)

جناب مظہر اختر فریدی صاحب

ہاؤسنگ اسکیم

برادری کے مستحق لوگوں کو فلیٹ مالکانہ حقوق پر دینے کا سلسلہ جاری ہے الحمد اللہ اس کی ابتداء ایک فلیٹ دینے سے ہوئی تھی اب تک 65 فلیٹ مالکانہ حقوق کے ساتھ دیئے جا چکے ہیں اور اب تک 7 مکانات کی تعمیر کروا چکے ہیں۔

ان پلاٹوں کی تعمیر ہماری برادری کے مایہ ناز بلڈرز جناب راحیل احمد قریشی صاحب کر رہے ہیں میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انتہائی مناسب ریٹ پر تعمیرات کر رہے ہیں اس کے علاوہ تعمیراتی کمیٹی کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں جو میرے شانہ بشانہ تعمیرات میں میری معاونت کر رہے ہیں الحمد اللہ چار پلاٹ مزید زیر تعمیر ہیں اور انشاء اللہ اسی سال مستحق لوگوں میں یہ فلیٹ بھی مالکانہ حقوق کے ساتھ دے دیئے جائیں گے یہ سب آپ لوگوں کے تعاون سے ہی ممکن ہو سکا ہے۔

منجانب: شیخ روشن اختر

صدر جمعیت حکیماں (دہلی) کراچی، پاکستان

اجتمائی قربانی

الحمد اللہ اجتمائی قربانی کرتے ہوئے 5 برس گزر گئے ہیں یہ سسٹم بڑی کامیابی سے آگے بڑھ رہا ہے اس مہنگائی کو دیکھتے ہوئے لوگ اجتمائی قربانی کر رہے ہیں ہر سال احباب صادق ہال میں اجتمائی قربانی ہوتی ہے بہت ہی مناسب قیمت میں حصہ ہوتا ہے ہماری برادری کے لوگوں سے اپیل ہے جو لوگ بھی اجتمائی قربانی کرنا چاہتے ہیں یا مستحقین میں گوشت تقسیم کروانا چاہتے ہیں وہ رابطہ کریں۔

ظفر احمد: 0324-2406678 سلمان علی: 0333-2114671
0315-9412113

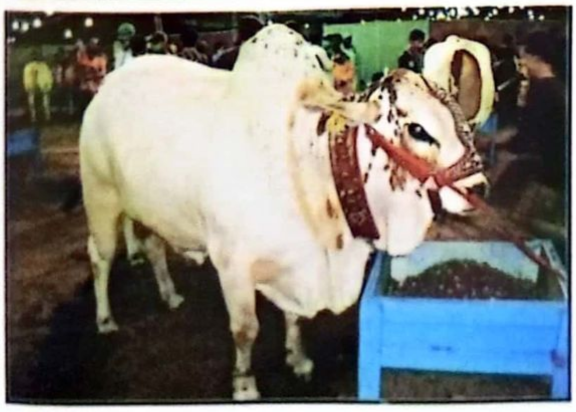

ناکامی، کامیابی کی کنجی ہے

اگر آپ کی سوچ یہ ہے کہ میں ہار جاؤں گا،

پھر آپ لاکھ کوشش کرلیں، کامیاب نہیں ہوسکیں گے

کامیابی اسے ہی ملتی ہے جو ناکامی کے ذریعے کامیابی کا راستہ تلاش کرے یعنی اپنی غلطیوں سے سبق سیکھ کرآگے بڑھے اور غلطی نہ دہرانے کا عہد کرے۔ عموماً ہر ناکامی کی پیچھے مختلف عوامل کارفرما ہوتے ہیں، لیکن کچھ اسباب ایسے بھی ہیں جو کسی بھی شخص کی ناکامی کا سبب بن سکتے ہیں۔ ذیل میں اس ہی حوالے سے بتا رہے ہیں ،تاکہ نوجوان اپنے لئے کامیابی کی راہ ہموار کرسکیں۔ آپ چاہے کسی بھی شعبہ زندگی سے تعلق رکھتے ہوں، جائزہ لیجئے کہ اگر ناکام ہوئے یا ہورہے ہیں تو پس منظر میں وجہ ان میں سے کوئی ایک تو ہوگی۔

1۔ اپنے آپ پر بھروسہ رکھیں:

اگر آپ کی سوچ یہ ہے کہ میں ہار جاؤں گا میں اس کام کو نہیں کرسکتا تو پھر آپ لاکھ کوشش کرلیں، کامیاب نہیں ہوسکیں گے۔ کیونکہ مثبت سوچ ہی اسے عمل کی طرف راغب کرتی ہے اس لیئے اگر آپ کی سوچ یہ ہے کہ آپ کوئی کام نہین کرسکتے تو پھر لاکھ کوشش کرلیں، وہ کام نہیں کرسکیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان کا ہر کام پہلے دماغ میں تخلیق ہوتا ہے اور پھر حقیقت کا روپ دھارتا ہے۔ اس لیے کسی بھی کام کو کرنے سے پہلے اپنے اوپر بھروسہ کرنا سیکھیں، کام چاہے کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو سوچ یہی رکھیں کہ وہ کام کسی صورت ناممکن نہیں۔

2۔ خوش رہنا سیکھیں:

ہر حال میں خوش رہنا سیکھیں، گھر نکلتے وقت اگر آپ کی سوچ یہ ہوگی کہ کلاس میں استاد کی ڈانٹ ڈپٹ سننا پڑے گی یا آفس میں باس کے طعنے تو ایسے میں خوشی آپ کے قریب پھٹکے گی، نہ کامیابی قریب آئے گی؟ اس لیئے ضروری ہے کہ جو باتیں اداسی کا سبب ہوں ان کے حل کی کوشش کرین۔ ہر کام وقت پر کرنا سیکھیں اور اپنی ذمہ داری کا احساس کریں۔ جذباتی طور پر، پرسکون اور خوش رہنے کے طریقے ڈھونڈیں۔

3۔ وقت کے ساتھ ہم آہنگ رہیں:

آپ کوئی بھی کام کریں، کسی بھی شعبے سے وابستہ ہوں۔ اگر اس سے متعلق آپ کی معلومات ناکافی ہیں۔ تو ظاہر ہے آپ آگے نہیں جارہے اور دوسرے آگے جارہے ہیں۔ وقت کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ نئے رجحانات اور تبدیلیاں ہر شعبے میں پیدا ہورہی ہیں، جن سے واقفیت ضروری ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آج کے تیزی سے بدلتے دور میں نت نئی معلومات سے خود کو آگاہ نہ رکھنا خود اپنے لئے ناکامی کا گڑھا کھودنا ہے۔ شعبہ چاہے کوئی بھی انٹرنیٹ، تعلیم، سفر، ٹریننگ کے ذریعے خود کو اپنے شعبے سے متعلق معلومات سے ہم آہنگ ضرور کریں۔

4۔ ناکامیوں سے سبق لیں:

اگر آپ نے کوشش کی اور ناکام رہے خواہ امتحان ہو یا نوکری اور پھر اس ناکامی کو خود پر حاوی کرلیا کہ اب جتنی چاہے کوشش کرلیں کامیاب نہیں ہوں گے۔ کیونکہ جیسی سوچ ویسا نتیجہ، اگر غلطی دہرائیں گے تو نتیجہ کبھی نہیں بدلے گا اس لئے خود کو سمجھائیں کہ ناکامی ایک ایسا سبق ہے، جو کامیابی کی طرف پہلا قدم ہے۔ زندگی میں آگے بڑھنے کی لگن اس وقت تک بنائے رکھیں جب تک کامیابی خود آپ کو گلے نہ لگائے۔

5۔ غلطیاں نہ دہرائیں:

جب آپ کو اندازہ ہوگیا ہے کہ کسی کام میں آپ کو دلچسپی نہیں ہے، تو ایسے کام کے لیئے اپنی توانائی ضائع نہ کریں۔ مثلاً بہت سے لوگ بہترین مصور ہوتے ہیں، لیکن کسی نہ کسی دباؤ کے پیش نظر ڈاکٹر بننا چاہتے ہیں۔ لیکن بار بار کوشش کے باوجود وہ امتحان میں کامیابی حاصل نہیں کرپاتے۔ وجہ یہی ہے کہ وہ اپنی غلطیوں سے سبق نہیں سیکھتے اور غلطیوں پہ غلطی دہراتے ہیں۔ ایسے نوجوانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی روش بدلیں۔ اپنی صلاحیتوں کا تجزیہ کریں اور اس کے مطابق ہی تعلیمی حوالے سے یا پیشہ ورانہ اعتبار سے کسی شعبے کا انتخاب کریں۔

شیخ محمود احمد

آزادیٔ فکر

جدیدیت کا تصور درست یا غلط

آزادی فکر سننے میں تو یہ لفظ بہت بھلا لگتا ہے لیکن کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ اسکا مطلب اصل میں کیا ہے۔بیسویں صدی میں اشتراکیت کا بلند و بانگ نعرہ لگا کر انسانیت کی وہ درگت بنائی گئی ہے جس نے معاشرے کا سکون درہم برہم کر دیا۔ جو لوگ مادی نفع اور نفسانی لذتوں کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں کبھی انکی زندگی میں جھانک کر دیکھئے۔ آخر کیوں راحت اور وسائل کے تمام اسباب ملکر بھی انھیں سکون قلب سے محروم رکھتے ہیں۔ آخر کیوں یہ اضطراب اور کسک کی کیفیت انھیں تیزی سے اسلام سے متعارف کرا رہی ہے۔اسلیئے کہ انکی اکثریت اپنے نظام سے خائف ہو چکی ہے وہ اسکے بدترین نتائج سے آگاہ ہو چکے ہیں اور جب بھی کوئی شخص نفس اور مادہ کے گرداب سے نکلنے کے بعد خالق حقیقی سے رشتہ استوار کرتا ہے تب اسے اندازہ ہوتا ہے کہ اسکی زندگی میں وہ کمی کونسی تھی جس نے اس کے لیئے آرام وراحت کے تمام وسائل کو بے کیف اور بے اثر بنا دیا تھا ترقی پسند مغربی ممالک ہمارے سامنے ایک پیکر عبرت کے طور پر موجود ہیں۔ جنھوں نے آزادیٔ فکر کے نام پر انسان کو کفر والحاد کی گود میں ڈال دیا ہے۔ آزادیٔ فکر سے مراد انکے نزدیک یہی ہے کہ انسان اپنے معبود حقیقی سے منہ موڑ لے پر انکے اندر اس فکر کو پروان چڑھانے کے اصل ذمے دار انکے مذہبی کلیسا تھے۔ جنھوں نے عیسائیت کا ایک گمراہ کن تصور اپنے معاشرے کے سامنے پیش کیا انہوں نے جھوٹ توہمات خرافات کو مذہب کا حصہ بنا لیا اور واضح سائنسی حقائق کو جھٹلایا۔ اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ آزاد خیال یورپی مفکرین نے خدا پر فطری ایمان کی راہ ترک کر کے صرف سائنس اور اسکے فرمودات کو ہی اصل قرار دے دیا اور انکا معاشرہ تیزی سے اخلاقی وجنسی گراوٹ کا شکار ہوتا چلا گیا۔ آزادیٔ فکر کے ان داعیوں کو آزادیٔ فکر سے کوئی مطلب نہیں بلکہ انکا مقصد صرف اسکی آڑ لے کر پوری دنیا کو اخلاقی انتشار اور جنسی انارکی کا روگ لگانا ہے وہ اس نعرہ کو اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لیئے استعمال کر رہے ہیں یہ لوگ اسلام کے اسلیئے خلاف نہیں کہ وہ انکے اس نام نہاد آزادی کی حمایت نہیں کرتا بلکہ انکی اصل دشمنی کی وجہ یہی ہے کہ اسلام بنی نوع انسان کو انکی ذہنی وفکری غلامی سے نجات دلا سکتا ہے۔ اسلام میں نہ تو اسطرح کا کوئی نظام ہے نہ ہونے کی گنجائش ہے وہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ایک خدا کے تصور کے ساتھ پیش کرتا ہے۔

اسلام مذہبی اجارہ داری کی اجازت نہیں دیتا اسکی نظر میں سب برابر ہیں۔ بے شک کسی معاشرے میں معاشرتی قوانین اور اصولوں کے ماہرین کی موجودگی اشد ضروری ہے پر انکی حیثیت ایک مشیر کی طرح ہوتی ہے انکا کام ہوتا ہے کہ وہ افراد کے دینی فہم اور نظریات کو تنقید کی کسوٹی پر پرکھے اور ان میں جو خامی پائے اسے مذہبی اور عقلی دلائل کی روشنی میں واضح کرے۔ اسکی درست رہنمائی کرے دوسری طرف عام افراد کو بھی پورا حق حاصل ہے کہ وہ صحیح جگہ نقطۂ اعتراض اٹھا سکتے ہیں۔ اسلام پر کسی خاص طبقے یا فرد کی اجارہ داری نہیں ہیں ان لوگوں کو اتھارٹی کا درجہ حاصل ہے جو دین کا گہرا علم رکھتے ہوں پر انھیں بھی اجازت نہیں کہ وہ اس میں اپنی ذاتی آراء یا پسند ناپسند شامل کریں۔ اسلامی نظام کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ علمائے کرام کو اقتدار حاصل ہو اسلامی نظام کا مقصد شریعت اسلامی کا نفاذ ہے وہ ڈاکٹر انجیئر ماہرین معاشیات کو روزمرہ کے امور انجام دینے سے نہیں روکتا بلکہ انکے معاشی سرگرمیوں کے بنیادی خطوط اسلامی نظام معیشت کی روشنی میں مرتب کرتا ہے تاریخ شاہد ہے کہ اسلامی عقائد کبھی سائنسی نظریات سے متصادم نہیں رہے۔

اسلام کے بنیادی عقیدے خدائے واحد کے تصور کو سائنس کبھی نہیں جھٹلا سکتی۔ اسلام بار بار آسمان و زمین سے لے کر پوری کائنات تک کے مطالعے اور مشاہدے کی دعوت دیتا ہے تا کہ انسان اس پر غور وفکر کرے خود کو پہچانے اپنے خالق کی بندگی کا کھلے دل سے اعتراف کرے آج تک کی جانے والی جتنی بھی سائنسی ریسرچ ہوئیں وہ اس بات کو ثابت کرتیں ہیں یہی وجہ ہے کہ بہت سے مغربی سائنسدان بھی اسلام اور قرآن کے متعارف ہو گئے۔

CamScanner

آزادیء فکر کے مبلغین اپنے سابق نوآبادیاتی آقاؤں کی اندھی تقلید کرتے ہیں وہ دین پر غیر صحت مندانہ تنقید کو جائز قرار دیتے ہیں۔وہ چاہتے ہیں کہ مسلم امہ بھی انکی اندھی تقلید کرے اور مرتد ہو جائے جبکہ اسلام میں نہ تو چرچ وکلیسا جیسا۔استبداد ہے نا کسی قسم کی توہمات اور خرافات کی گنجائش ہے وہ تو خود ہر انسان کو اسکے بنیادی حقوق اور ضروری آزادی دینے کی بات کرتا ہے اگر بات انکے مذہبی معاشرے کی ہو تو ایک لحاظ سے وہ حق بجانب ہیں مگر ہمارے یہاں اس کا کیا مطلب نکلتا ہے مغرب کی اندھی تقلید اور ضروری مذہبی معلومات کا فقدان ہمارے یہاں جس بگاڑ کی طرف اشارہ کر رہا ہے وہ قطعی طور پر اسلامی تعلیمات کا نتیجہ نہیں۔آزادیءفکر اور جدیدیت کے حامی اسلامی نظام کو آمرانہ نظام قرار دیتے ہیں۔جس میں ریاست وسیع اختیارات کی مالک اور عوام محکوم ہوتی ہے لوگ مذہبی جنون میں خود کو جابرانہ اور ظالمانہ قوانین کے حوالے کر دیتے ہیں۔عوام کی حیثیت نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے انہیں اپنی سمجھ کے مطابق رائے دینے یا فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں ہوتا انکی آزادی ہمیشہ کے لیئے چھین لی جاتی ہے نہ تو آواز اٹھا سکتے ہیں اور نہ ہی اسکا حوصلہ لا پاتے ہیں سخت سے سخت ترین سزاؤں کا تصور بھی اس الزام کا حصہ ہے کیا سچ میں درحقیقت ایسا ہی ہے اگر ایسا ہے تو عالمی سطح پر اسلام کو سب پسندیدہ مذہب اور رسول عربی حضرت محمد ﷺ کو سب سے بہترین شخصیت کیوں قرار دیا گیا۔کیا قرآن ان تمام بے سروپا الزامات کا جواب نہیں دیتا کیا تاریخ اسلامی دور حکومت کو تاریک دکھاتی ہے کیا ان سب الزامات میں سچائی ہے کیا آزادیءفکر کے حامی ممالک میں خود مذہبی اقلیتوں کے ساتھ امتیازانہ اور ظالمانہ سلوک روا نہیں رکھا گیا۔کیا ظلم وستم صرف مذہب کے نام پر ہی روا رکھا جاتا ہے۔اگر ایسا ہے تو شاید ہٹلر کی آمریت کی بنیاد بھی مذہبی ہی ہوگی؟ کیا اسٹالن کی حکومت کسی پولیس اسٹیٹ سے کم تھی کیا ظالم اور جابر ڈکٹیٹر اسٹالن کی حکومت مذہبی بل بوتے پر قائم کی گئی؟

چین کا جنرل چیانگ کائی شیک جنوبی افریقہ کا ڈاکٹر علان، ماوزرے تنگ، فرنکوں، چنگیز خان کیا یہ سب مذہبی آمر تھے؟ آج کا انسان قدیم مذہبی اجارہ داری اور استبداد سے تو آزاد ہو چکا ہے پر ذہنی طور وہ اب بھی آمریت اور جبر کی مختلف صورتوں کا غلام ہے اس نے اپنے آزادی کے اس نئے قانون کو وہی جگہ دے دی جو کبھی مذہبی اجارہ داری کو حاصل تھی آزادی اور حقوق کا پرچار کرنے والے کھلے عام اسکی خلاف ورزی کرتے نظر آتے ہیں۔اپنے اپنے حقوق کی بات سب کرتے ہیں پر دوسرے کے حقوق غصب کرنے کے لئے تیار نظر آتے ہیں۔خوبصورت لیبل کی آڑ میں انسانیت کو جسطرح پامال کیا جارہا ہے اسے آپ اور ہم آزادیءفکر کا نام کیسے دے سکتے ہیں؟ کیا آزادی یہی ہے کہ ہر ناجائز عمل کی چھوٹ دے دی جائے؟ ہر غریب اور کمزور کا معاشی مذہبی سماجی ثقافتی بنیادوں پر استحصال کیا جائے؟ جہاں چند ممالک بااثر ہوں اور باقی پسماندہ ممالک کو تیسری دنیا قرار دے کر انکی ملکی و شخصی آزادی پر ضرب لگائی جائے؟ جب اپنا مفاد ہو وہاں اپنی فوجیں لے کر چڑھائی کر دی جائے؟ اگر آپ ایک ہوشمند انسان ہیں تو کبھی جمہوریت کے پردے پر لپٹی ہوئی اس آمریت کی حمایت نہیں کریں گے اگر پاکیزہ اصولوں اور دینی حقائق کو مسخ کر کے اپنے ذاتی اغراض ومقاصد کے لیئے استعمال کیا جاتا ہے تو قصور مذہب کا نہیں ان گمراہ انسانوں کا ہے جو انہیں اپنے مذموم مقاصد پر پردہ ڈالنے کے لیئے استعمال کرتے ہیں۔اسلام تو خود حاکم اور محکوم کو ایک ہی صف میں کھڑا کرتا ہے۔حقیقی آزادی ترک دین نہیں بلکہ ایک ایسے نقلابی جذبے کی بیداری ہے جو ظلم وجبر کے خلاف معاشرے اور ریاست کی اصلاح کا فریضہ سرانجام دے یہی ہماری امت مسلمہ کا وصف ہے اور یہی ہماری آزادیءفکر سوچیئے اور خود سوچنے کی عادت ڈالیئے۔پھر ذہنوں پر چھایا اندھیرا خود بخود ہٹتا چلا جائے گا اور پھر افق پر آزادی کا ایک نیا سورج طلوع ہوگا جسکی سنہری روشنی میں ہر چیز صاف ستھری نظر آئے گی اور ہاں وٹامن ڈی بھی ملے گا بہت کام کی چیز ہے یہ اندرونی اسٹرکچر بھی مضبوط کرتی ہے۔

ایمن انتخاب، علینہ شکیل

Facebook ID: Jamiat_hakimaan_delhi_welfar_org@yahoo.com

کون کس شخصیت کا حامل ہے

''واہ!اس کی کیا شخصیت ہے۔میں اس کی شخصیت سے بہت متاثر ہوں''

یہ جملے ہم اکثر لوگوں سے سنتے رہتے ہیں اور بعض لوگ کسی انسان کی شخصیت سے اس قدر متاثر ہوتے ہیں کہ وہ انہیں اپنی پسندیدہ شخصیت تصور کرتے ہیں اور ان جیسے بننے کی کوشش کرتے ہیں۔لیکن ہر انسان کی اپنی شخصیت ہوتی ہے کیونکہ شخصیت جس کو ہم انگریزی زبان میں "PERSONALITY" کہتے ہیں وہ دراصل جینیاتی، ماحولیاتی اور معاشرتی اثرات کا مجموعہ ہوتی ہے۔

کسی بھی انسان کی شخصیت ۱۸ سال کی عمر تک بن جاتی ہے اس کے بعد اس کی شخصیت میں تھوڑی بہت تبدیلی وقت کے ساتھ آتی ہے۔

کھول کر آنکھ میرے آئینہ گفتار میں

آنے والے دور کی دھندلی سے ایک تصویر دیکھ

یہی وجہ ہے کہ وہ بچے جو بچپن میں کسی قسم کے نفسیاتی یا ذہنی دباؤ کا شکار ہوتے ہیں تو ان کے شخصیت بکھر جاتی ہے اور بڑے ہو کر وہ غلط راہ پر چل نکلتے ہیں اور ان کی شخصیت کے اثرات نہ صرف ان کے گھر والوں کو بھگتنے پڑتے ہیں بلکہ معاشرے پر بھی ان کے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔جیسے کہ ماں باپ کی Seperation بچوں کی شخصیات پر گہرے اثرات ڈالتی ہے۔یہ بچے بڑے ہو کر احساس کمتری کا شکار ہوتے ہیں کیونکہ وہ معاشرہ میں رہتے ہوئے جو کچھ دیکھ رہے ہوتے ہیں وہ ان کی زندگی سے منفرد ہوتا ہے۔ماں کے ساتھ رہنے والے باپ کی شفقت کی محروم ہو جاتے ہیں اور باپ کے ساتھ رہنے والے بچے ماں کی محبت کے ترسے ہوتے ہیں وہ ہر چیز کو جبراً اور زبردستی چھیننے کے عادی ہوتے ہیں۔

جیسے کہ ہم آئے دن اخبارات میں پڑھتے رہتے ہیں کہ بیٹے نے باپ کو قتل کر دیا اور کہیں لکھا ہوتا ہے کہ ماں نے اپنے بچوں کے ساتھ خودکشی کر لی اور کہیں لکھا ہوتا ہے کہ شوہر نے اپنی بیوی کو قتل کر دیا۔

ایسے لوگ "PERSONALITY DISORDER" کا شکار ہوتے ہیں اور ایسے "PERSONALITY DISORDER" کے شکار لوگ آپ کو ہر معاشرہ میں نظر آئیں گے چاہے وہ مشرقی ہو یا مغربی۔

میڈیکل سائنس میں شخصیات کی کیٹیگریز:

INTRODUCTION OF PERSONALITY DISORDER:

تعارف:

"PERSONALITY DISORDER" ایک طرح کا دماغ مسئلہ ہے جس میں انسان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت اور اس کا طرزِ عمل تبدیل ہو جاتا ہے شخصیت انسان کی جوانی کی عمر تک بن چکی ہوتی ہے اس لیئے اس مسئلے کے پہلو عام طور پر جوانی کی عمر میں ظاہر ہوتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں ذاتی اور ازدواجی زندگی میں مشکلات کا سامنا رہتا ہے۔ان لوگوں میں غصے کو قابو کرنے میں اپنی خوشی کا اظہار کرنے میں اور غم کو برداشت کرنے کا حوصلہ نہیں ہوتا۔

میڈیکل سائنس (Medical Science) میں شخصیت (Personality) کے تین پہلو (Clusters) ہیں۔

1) Cluster A

2) Cluster B

3) Cluster C

CamScanner

کلسٹر اے (CLUSTER A):

یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے خیالات عام لوگوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ خیالات کے لحاظ سے ان لوگوں کی تین اقسام ہوتی ہے۔

۱۔ شکی مزاج لوگ (Paranoid Personality Disorder):

یہ لوگ شکی مزاج ہوتے ہیں یہ لوگوں کی حرکتوں پر شک کرتے ہیں۔ یہ لوگ انفرادیت پسند ہوتے ہیں اور دوسروں پر یقین نہیں کرتے اور اپنی باتیں دوسروں سے چھپاتے ہیں۔ یہ لوگ غصے کے بہت تیز ہوتے ہیں۔

۲۔ تنہا پسند لوگ (Schizoid Personality Disorder):

یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو ہر کام کر گزرتے ہیں انہیں معاشرہ کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی یہ لوگ تنہائی پسند ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ لوگ انہیں اچھا کہیں یا بُرا کہیں۔ ان لوگوں پر کسی بات کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ان لوگوں کے لیئے رشتہ توڑنا یا جوڑنا بالکل معنی نہیں رکھتا اور ایسے لوگوں کی عام طور پر Seperation ہوتی ہے۔

۳۔ Schizotypical Personality Disorder:

یہ وہ لوگ ہیں جو تھوڑے سنکی، کھنچے رہتے ہیں یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ یہ لوگ بیگانہ رویہ مخصوص انداز اپناتے ہیں۔ یہ لوگ انوکھے واقعات کو بہت اہمیت دیتے ہیں اور ہر چیز کو اپنے سے وابستہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان لوگوں کا بات کرنے کا طریقہ مختلف ہوتا ہے یہ لوگ اپنے خیالات میں مگن رہتے ہیں۔ یہ لوگ نفسیاتی مرض میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

کلسٹر بی (CLUSTER B):

یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے مزاج میں یکسانیت نہیں ہوتی۔ ان کے مزاج بہت جلدی تبدیل ہوتے ہیں۔ ان کی چار اقسام ہیں۔

۱۔ Histrionic Type Personality Disorder:

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اچھا لباس پہنے کا شوق ہوتا ہے اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے ان کی تعریف کرتے ہیں تاکہ لوگ ان کی تعریف کریں۔ یہ لوگ شوخیلے مزاج ہوتے ہیں اور بہت بولتے ہیں یہ لوگ بہت بڑے "ڈرامے باز" ہوتے ہیں۔

۲۔ Borderline Personality Disorder:

یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو مشکلات میں گھبرا جاتے ہیں اور ان کا مزاج دن میں ایک جیسا نہیں رہتا اور تیزی سے تبدیل ہوتا ہے ان کو تھوڑا سا بھی کوئی کچھ کہے تو ان کو برا لگ جاتا ہے۔ یہ لوگ لوگوں کو توجہ حاصل کرنے کے لیئے خودکشی کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں تاکہ لوگ ان کو معصوم سمجھیں۔ ان لوگوں کو شناخت کرنے میں بھی مسئلے ہوتے ہیں۔

۳۔ Antisocial Personality Disorder:

یہ لوگ جرم کرنے میں بالکل نہیں ڈرتے، کسی کو ماردیں، تو ان پر کوئی اثر نہیں یہ لوگ قوانین کا بالکل خیال نہیں رکھتے یہ لوگ بچپن ہی سے جانوروں کو مارتے ہیں۔ یہ لوگ دھوکہ باز بھی ہوتے ہیں یہی لوگ معاشرے میں قتل و غارت گری کا سبب بنتے ہیں۔ یہی لوگ جرم کرتے ہیں اور نشے کی عادت میں جلد مائل ہو جاتے ہیں۔

۴۔ Nar Personality Disorder:

یہ لوگ بہت اونچی اونچی باتیں سوچتے ہیں، اور اپنے آپ کو اچھا سمجھتے ہیں۔ یہ لوگ خوشامدی ہوتے ہیں اور اپنی تعریف پر بہت خوش ہوتے ہیں۔ ان کے سامنے کسی کی بھی تعریف کی جائے تو وہ غصے میں آجاتے ہیں اور ان سے حسد کرنے لگتے ہیں۔ یہ لوگ بہت انا پرست ہوتے

CamScanner

آزادیٔ فکر

جدیدیت کا تصور درست یا غلط

آزادی فکر سننے میں تو یہ لفظ بہت بھلا لگتا ہے لیکن کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ اسکا مطلب اصل میں کیا ہے بیسویں صدی میں اشتراکیت کا بلند و بانگ نعرہ لگا کر انسانیت کی وہ درگت بنائی گئی ہے جس نے معاشرے کا سکون درہم برہم کر دیا۔ جو لوگ مادی نفع اور نفسانی لذتوں کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں کبھی انکی زندگی میں جھانک کر دیکھئے۔ آخر کیوں راحت اور وسائل کے تمام اسباب ملکر بھی انھیں سکون قلب سے محروم رکھتے ہیں۔ آخر کیوں یہ اضطراب اور کسک کی کیفیت انھیں تیزی سے اسلام سے متعارف کرا رہی ہے۔ اسلیئے کہ انکی اکثریت اپنے نظام سے خائف ہو چکی ہے وہ اسکے بدترین نتائج سے آگاہ ہو چکے ہیں اور جب بھی کوئی شخص نفس اور مادہ ے گرداب سے نکلنے کے بعد خالق حقیقی سے رشتہ استوار کرتا ہے تب اسے اندازہ ہوتا ہے کہ اسکی زندگی میں وہ کمی کونسی تھی جس نے اس کے لیئے آرام و راحت کے تمام وسائل کو بے کیف اور بے اثر بنا دیا تھا ترقی پسند مغربی ممالک ہمارے سامنے ایک پیکر عبرت کے طور پر موجود ہیں۔ جنھوں نے آزادیٔ فکر کے نام پر انسان کو کفر والحاد کی گود میں ڈال دیا ہے۔ آزادیٔ فکر سے مراد انکے نزدیک یہی ہے کہ انسان اپنے معبود حقیقی سے منہ موڑ لے پر انکے اندر اس فکر کو پروان چڑھانے کے اصل ذمے دار انکے مذہبی کلیسا تھے۔ جنھوں نے عیسائیت کا ایک گمراہ کن تصور اپنے معاشرے کے سامنے پیش کیا انہوں نے جھوٹ تو ہمات خرافات کو مذہب کا حصہ بنا لیا اور واضح سائنسی حقائق کو جھٹلایا۔ اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ آزاد خیال یورپی مفکرین نے خدا پر فطری ایمان کی راہ ترک کر کے صرف سائنس اور اسکے فرمودات کو ہی اصل قرار دے دیا اور انکا معاشرہ تیزی سے اخلاقی و جنسی گراوٹ کا شکار ہوتا چلا گیا۔ آزادیٔ فکر کے ان داعیوں کو آزادیٔ فکر سے کوئی مطلب نہیں بلکہ انکا مقصد صرف اسکی آڑ لے کر پوری دنیا کو اخلاقی انتشار اور جنسی انارکی کا روگ لگانا ہے وہ اس نعرہ کو اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لیئے استعمال کر رہے ہیں یہ لوگ اسلام کے اسلیئے خلاف نہیں کہ وہ انکے اس نام نہاد آزادی کی حمایت نہیں کرتا بلکہ انکی اصل دشمنی کی وجہ یہی ہے کہ اسلام بنی نوع انسان کو انکی ذہنی وفکری غلامی سے نجات دلا سکتا ہے۔ اسلام میں نہ تو اسطرح کا کوئی نظام ہے نہ ہونے کی گنجائش ہے وہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ایک خدا کے تصور کے ساتھ پیش کرتا ہے۔

اسلام مذہبی اجارہ داری کی اجازت نہیں دیتا اسکی نظر میں سب برابر ہیں۔ بے شک کسی معاشرے میں معاشرتی قوانین اور اصولوں کے ماہرین کی موجودگی اشد ضروری ہے پر انکی حیثیت ایک مشیر کی طرح ہوتی ہے انکا کام ہوتا ہے کہ وہ افراد کے دینی فہم اور نظریات کو تنقید کی کسوٹی پر پرکھے اور ان میں جو خامی پائے اسے مذہبی اور عقلی دلائل کی روشنی میں واضح کرے۔ اسکی درست رہنمائی کرے دوسری طرف عام افراد کو بھی پورا حق حاصل ہے کہ وہ صحیح جگہ نقطۂ اعتراض اٹھا سکتے ہیں۔ اسلام پر کسی خاص طبقے یا فرد کی اجارہ داری نہیں ہیں ان لوگوں کو اتھارٹی کا درجہ حاصل ہے جو دین کا گہرا علم رکھتے ہوں پر انھیں بھی اجازت نہیں کہ وہ اس میں اپنی ذاتی آراء یا پسند ناپسند شامل کریں۔ اسلامی نظام کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ علمائے کرام کو اقتدار حاصل ہو اسلامی نظام کا مقصد شریعت اسلامی کا نفاذ ہے وہ ڈاکٹر انجینئر ماہرین معاشیات کو روزمرہ کے امور انجام دینے سے نہیں روکتا بلکہ انکے معاشی سرگرمیوں کے بنیادی خطوط اسلامی نظام معیشت کی روشنی میں مرتب کرتا ہے تاریخ شاہد ہے کہ اسلامی عقائد بھی سائنسی نظریات سے متصادم نہیں رہے۔

اسلام کے بنیادی عقیدے خدائے واحد کے تصور کو سائنس کبھی نہیں جھٹلا سکتی۔ اسلام بار بار آسمان و زمین سے لے کر پوری کائنات تک کے مطالعے اور مشاہدے کی دعوت دیتا ہے تاکہ انسان اس پر غور و فکر کرے خود کو پہچانے اپنے خالق کی بندگی کا کھلے دل سے اعتراف کرے آج تک کی جانے والی جتنی بھی سائنسی ریسرچ ہوئیں وہ اس بات کو ثابت کرتیں ہیں یہی وجہ ہے کہ بہت سے مغربی سائنسدان بھی اسلام اور قرآن کے متعارف ہو گئے۔

CamScanner

جنوں کا وجود اور مشاہدہ

اس پندھرویں صدی میں جبکہ انسان چاند کا سفر کر چکا ہے اور مریخ پر کمند ڈال رہا ہے۔ عقل و دانش سے بڑے بڑے مسائل سلجھا رہا ہے وہاں دورِ جدید کے ارباب وحل وعقد میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو کہ جنوں کے وجود کو تسلیم نہیں کرتا حالانکہ قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے جن اور انسان دو مختلف قومیں ہیں فرمایا کہ وما خلقت الجن و انس الا یعبدون (ہم جنوں اور انسانوں کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے) قرآن مقدس یہ بھی فرماتا ہے کہ انسان کو مٹی سے بنایا گیا اور جن کو آگ سے خلق الانسان من صلصال کالفخار و خلق الجانّ من مارج من نار (الرحمٰن) (اللہ تعالیٰ نے انسان کو پڑی کی طرح جمی ہوئی مٹی سے پیدا کیا اور بنایا جنوں کو آگ کی لپیٹ سے) اور پھر اللہ کی کتاب میں شہادت ہے اس بات کی کہ جن انسانوں سے پہلے پیدا کیئے گئے۔

ولقد حلقنا الانسان من صلصا من ما مسنون والجان خلقنه من قبل من نار البسموم (الحجر) (ہم نے انسان کو سیاہ سڑے ہوئے گارے سے پیدا کیا اور اس سے پہلے ہم نے جنوں کو لُو کی گرمی سے پیدا کیا (الحجر) قرآن حکیم فرماتا ہے اہلِ عرب نے جنوں کو خداوند عالم کا شریک ٹھہرا رکھا تھا۔ وجعلی اشر کاء الجن اور وہ ان کی عبادت کرتے تھے بل کا نو یعبدون الجن۔

امام تمیہ اپنی شہرہ آفاق کتاب النبوت میں جنات کی کیفیت و ماہیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ جن لوگوں کے ماتحت وصخر ہو جائیں تو انہیں اپنی پیٹھ پر سوار کرا کے ہوا میں دور دور تک سیر کراتے ہیں اور مزید فرماتے ہیں ”ایسے بہت سے واقعات ہیں جو جانے بوجھے ہیں اور خود ہم نے اس سلسلے میں اتنے واقعات دیکھے ہیں کہ ان کا تذکرہ طول بیان کا باعث بھی ہوگا اور انسانوں میں گھسے ہوئے شیطانوں کو تو خود ہم نے مارا ہے یہاں تک کہ وہ انسان سے اس طرح نکل بھاگا کہ واپس نہیں آیا۔

ایمام ابن تمیہ ایک اور جگہ لکھتے ہیں عامتہ المملین اور کفار میں سے کسی نے جنوں کے وجود سے اختلاف نہیں کیا یہاں تک کے اہل کتاب کو بھی مسلمانوں کی مانند کے وجود کا اقرار ہے اس کے علاوہ جنوں اور انسانوں کے باہمی رشتے ناطے تک معرض بحث میں آئے ہیں علامہ قاضی بہاالدین مشہور تصنیف فی بیان مناکحۃ الجن کے عنوان سے ایک باب قائم کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

”اوعر یہ باب انسان اور جن کے مابین نکاح سے متعلق ہے اور یہاں گفتگو دو پہلوؤں سے ہوگی اول یہ کہ یا ایسا ممکن بھی ہے اور دوم یہ کہ اس سلسلہ میں شریعت کا کیا حکم ہے تو جہاں تک پہلی بات کا تعلق ہے ہم عرض کریں گے کہ کسی انسان کا جنیہ سے یا کسی کا اولادِ آدم میں سے کسی عورت کے ساتھ رشتہ ازدواج عین ممکن ہے اس کے بعد سلسلہ کے عدم امکان کی مختلف دلیلوں کو رد کرتے ہوئے وہ اس کی مشروعیت کا فیصلہ سناتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جن اور انسانوں کے درمیان اس طرح کا رشتہ قائم کرنے کی ممانعت فرمائی اور تابعین میں سے ایک جماعت اسے مکروہ تصور کرتی ہے ہمارے فقیاء کے درمیان یہ بحث بھی پیدا ہوئی ہے کہ جنوں کو ان کے نیک اعمال پر ثواب اور برے اعمال پر عذاب دیا جائے گا یا نہیں اور اس بحث میں حصہ لینے والے اصحاب میں امام ابوحنیفہؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام مالکؒ۔ امام احمد بن جنبلؒ۔ امام ابو یوسفؒ۔ امام محمدؒ۔ امام اوزاعیؒ اور ابنِ ابی لیلیٰؒ جیسے جلیل القدر اکابرین کے نام شامل ہیں۔

مندرجہ بالا قرآن وحدیث اور تاریخی حوالوں سے قارئین اندازہ کر سکتے ہیں کہ جنوں کا وجود ہے۔ (رہے اہل اخلاص و ایمان تو ان پر اُن کا غلبہ نہیں ہو سکتا (جن اور شیاطین) اس گھر سے بھاگ جاتے ہیں جہاں سورۃ البقرہ پڑھی جائے اور یہ کہ آیت الکرسی اور سورۃ البقرہ کی آخری آیتوں اور دوسرے قوارع القرآن کی تلاوت سے بھی راہِ فرار اختیار کرتے ہیں)۔

کتب حوالہ: النبوات (امام ابن تمیہ) الردعل المنطقین (امام ابن تمیہ) تخلیق آدم (مولانا کوثر نیازی) اور رب ذوالجلال ہم سب کو جنات کے اشرار سے محفوظ رکھیں اور اپنا فضل نصیب فرمائیں (آمین)۔

محمد دین حمید الدین شباب

CamScanner

زکوٰۃ مانگنے والوں سے چند گزارشات

زکوٰۃ اوراس کے متعلقات کی تفصیلات پڑھنے اور سننے میں ٹیکس کی نظر آتی ہیں لیکن شریعت کی نگاہ میں یہ ٹیکس نہیں نمازاور دیگر عبادات کی طرح کا ایک عبادتی عمل ہے جو ہر صاحب نصاب پر عملی طور پر فرض ہے اور ہر ہر مسلمان پر اس کی فرضیت پر ایمان رکھنا عقائدی طور پر فرض ہے۔اس کی فرضیت کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔زکوٰۃ کے ادا نہ کرنے سے تمام مال غیر محفوظ بن جاتا ہے اوراداکردینے سے باقی کا مال محفوظ ہوجاتا ہے۔

زکوٰۃ کا ادا کرنا ایک عبادتی عمل ہونے کے باوجود لینے والوں کے حوالے سے اسے شریعت نے مال کا میل قرار دیا ہے۔جس کے متعلق یہاں تک کہا گیا ہے کہ مالدار کی ملکیت سے نکلنے کے بعد اس کا بقیہ مال پاک ہوجاتا ہے اور برائیوں سے محفوظ ہوجاتا ہے وہ میل نہیں تو اور کیا ہے؟ آخر کوئی تو وجہ ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے لیئے اور اپنی آل اولاد کے لیئے اسے ناجائز اور حرام قرار دیا ہے۔اسی مناسبت سے فقہائے کرام نے یہ وضاحت فرمائی ہے کہ سید اور ہاشمی خاندان کے کسی فرد کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

شریعت نے زکوٰۃ کو مال کا میل قرار دینے کے باوجود اس کے لینے کا مستحق بھی مسلمان ہی کو قرار دیا ہے۔غیر مسلم اس کا حقدار ہی نہیں ہے۔زکوٰۃ چونکہ نہ ہدیہ ہے نہ معاوضہ، نہ ہی بدلہ ہے، نہ ہی اسے ایسی چیز قرار دیا گیا ہے جسے مفاد عامہ کے ایسے رفاہی کاموں میں خرچ کیا جاسکے جن سے عامتہ الناس کے فقیر و غنی، سید و غیر سید، مسلم و غیر مسلم، فائدہ اٹھا سکیں۔نہ ہی یہ ایسا مال ہے کہ جس کے استعمال کی ہر کس و ناکس کو عام اجازت دی جاسکے اس میں تو غیر مشروط طور پر مالک بنا کر اس کے قبضے میں دے دینا ضروری ہے جسے لینے والا دینے والے کی نہیں اپنی مرضی سے جیسے چاہے خرچ کرسکے۔

شریعت نے جس طرح مسلمانوں میں سے زکوٰۃ دینے والوں کا تعین خود فرمایا ہے۔اسی طرح زکوٰۃ کی مقدار خود طے فرمائی ہے، زکوٰۃ واجب ہونے کی شرائط خود بتلائی ہیں، زکوٰۃ کے فرض ہونے کی مدت خود ٹھہرائی ہے اسی طرح زکوٰۃ لینے والے مسلمانوں کا انتخاب بھی خود ہی فرمایا ہے گویا کہ پورا کا پورا نظام زکوٰۃ اپنے تمام متعلقات کے ساتھ از اول تا آخر شریعت کا مقرر کردہ ہے جس میں کسی کا کوئی دخل تھا نہ ہے نہ ہوگا اور یہ نظام اپنی ان خوبیوں کے ساتھ انشاء اللہ بغیر کسی ترمیم کے اسی طرح مسلمان معاشرے میں جاری وساری رہے گا۔نہ اس کی فرضیت کا انکار ممکن ہے، نہ اس کی شرائط میں تغیر کی اجازت ہے، نہ اس کے کوئی مصارف میں تبدیلی کا امکان ہے، نہ اس کی مقدار میں تحریف واصلاح کی گنجائش ہے، نہ اس میں استثناء کی کوئی صورت ہے نہ اس میں معافی کا کوئی اختیار ہے۔مسلمان معاشرے کے وہ افراد جن کا انتخاب زکوٰۃ لینے کے لیے شریعت نے کیا ہے ان

مقصد انسانیت

زمانہ گواہ ہے، تاریخ شاہد ہے، سورج سے پوچھ لو، چاند سے پوچھ لو، ستاروں سے پوچھ لو کہ وہ ازل سے دیکھتے چلے آرہے ہیں۔ بدلتے موسم بتلاتے ہیں، بدلتے دن رات بتلاتے ہیں کہ انسان بڑے گھاٹے میں ہے۔ جو بنا ہے اسے ٹوٹنا ہے اور جو پیدا ہوا ہے اس نے مرنا ہے سوائے اس کے جنہوں نے اللہ پر یقین کرلیا اور حقائق کو تسلیم کرلیا کہ حق و باطل میں جنگ ہے۔ خیر و شر کی لڑائی ہے۔ جنگِ بدر، جنگِ حنین اور جنگِ خیبر اس بات کی گواہ ہیں کہ حق اور سچ پر ڈٹ جانے والے اور صبر شکر کرنے والے ہی کامیاب ہوتے ہیں۔ سانحہ کربلا ہمیں چیخ چیخ کہ بتاتا ہے کہ جو لوگ اپنے خدائے ذوالجلال پر ایمان لاتے، آفاقی حقائق کو تسلیم کرتے اور اصلاحی کام کرتے رہے اور حق و صداقت پر قائم رہتے ہوئے صبر کرتے رہے اور اپنے مشن پر چلتے رہے، چاہے ان کی جان ہی چلی گئی، وہ امر ہوگئے۔ یہی مقصد انسانیت ہے۔ اسی سے انسان کی قیمت ہے۔ یہی ہمیں دین اسلام سکھاتا ہے۔ سورۃ عصر کا یہی پیغام ہے۔ کیا تمہاری آنکھیں نہیں ہیں تم دیکھتے نہیں ہو۔ کیا تمھارے کان نہیں ہیں تم سنتے نہیں ہو۔ کیا تمھارا دماغ نہیں ہے تم سوچتے نہیں ہو۔ ہاں ہاں سوچتے تو وہی ہیں جو عقل سلیم رکھتے ہیں۔ جانور نہیں سوچتے۔ سوچنا تو انسان کا کام ہے۔ انسان بھی وہ جو عقل سلیم رکھتے ہوں۔ جو لوگ نہیں سوچتے، وہی گونگے بہرے، اندھے، کانے اور بیوقوف ہیں۔ بلکہ وہ تو مردہ ہیں جو کسی کام کے نہیں ہوتے۔ سوچتے تو وہ ہیں جو حقیقت تک پہنچنا چاہتے ہیں کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے؟ سوچنا تو زندہ دلوں کا کام ہے۔ سوچتے تو وہ ہیں جو زندہ ہوتے ہیں اور انسان بننا اور انسان کہلانا پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ انسان (آدم) مسجود ملائک ہیں۔

ہمیں نبیوں، رسولوں، اماموں، ولیوں نے یہی تعلیم دی ہے کہ اپنے خالق، مالک، رازق کو پہچانیں۔ اس پر ایمان لائیں، اس سے محبت کریں، آفاقی تسلیم کریں، امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور اصلاحی کام کریں اور حق و صداقت پر ڈٹے رہیں اور مشکلات پر صبر شکر سے کام لیں، چاہے اس میں ہماری جان ہی کیوں نہ چلی جائے (اور جان نے تو ایک دن جانا ہی ہے) پس ایسے لوگ امر (یعنی نہ مرنے والے) ہو جاتے ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے زندہ ہوجاتے ہیں اور نہیں مرتے، کیونکہ قرآن مجید کہتا ہے کہ ان لوگوں کو مردہ نہ کہو جو اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں۔ بلکہ وہ شہید اور زندہ ہوتے ہیں اور اپنے رب کے ہاں رزق کھاتے ہیں۔ لیکن لوگ ان کا شعور نہیں رکھتے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح انسان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ایک وہ تھے جنہیں اپنی تصویر بنانا آتی تھی
ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی بھی صورت کو بگاڑ

لہٰذا آؤ ہم اپنی تصویر آپ بنائیں اور اس میں محنت، کوشش، خلوص، انسانیت، پیار محبت، حسن اخلاق، انصاف، عبادات اور معرفت خداوندی کے رنگ بھریں۔ اور اپنے آپ کو بہت ہی خوبصورت اور پیارا بنائیں۔ یہی تصویر آخرت میں ہماری تصویر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوکر ہمیں اپنا دیدار کرائیں گے جس سے ہمارا حسن اور زندگی اور بھی بڑھ جائے گی اور خدا کا دیدار وہ عظیم نعمت ہے۔ جس پر جنت اور حوریں بھی قربان ہوں گی اور فرشتے بھی سجدے کریں گے۔ انشاء اللہ کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اسکی خلافت کے امانت دار ہوں گے۔ وما توفیقی الا باللہ۔ شکریہ۔

راحیلہ شکیل، نائلہ عرفان

کی پہچان فقہائے کرام نے قرآن وسنت سے اخذ کر کے بتلائی ہے گویا کہ فقہائے کرام کی بتلائی ہوئی تصریح ایک کسوٹی ہے جس پر زکوٰۃ لینے والے بھی اپنے آپ کو پرکھ سکتے ہیں۔

ہر مرد وعورت زکوٰۃ لینے سے پہلے اپنے آپ اپنی جانچ کر لے کہ وہ اس معیار پر پورے اتر رہے ہیں یا نہیں۔فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ جس شخص کے پاس لباس کے تین سے زائد جوڑے ہوں، روزمرہ استعمال کے برتنوں اور بستروں سے زائد برتن وبستر ہوں، ریڈیو ٹی وی وی سی آر (سامان تعیش)، جمع شدہ بچت، تھوڑا سا بھی سونا، ذرا سی بھی چاندی وغیرہ ان تمام کی مالیت قرض اگر ہو تو نکالنے کے بعد اتنی رہ جاتی ہو کہ ساڑھے باون تولہ چاندی اس سے خریدی جا سکتی ہو تو ایسا شخص زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔عید الفطر کے دن صبح صادق کے وقت اس کے پاس مندرجہ بالا مالیت ہو تو اس پر صدقۃ الفطر لینا نہیں دینا واجب ہے نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ اپنے زیر کفالت نابالغ اولاد وافراد کی طرف سے بھی عید الاضحیٰ کی دس، گیارہ اور بارہ تاریخوں میں اس کی ملکیت میں اتنی مالیت ہو جائے تو اس پر صرف اپنی طرف سے قربانی بھی واجب ہے۔

شریعت نے زکوٰۃ کو مال جمع کرنے کا ذریعہ بھی نہیں بنایا یہی وجہ ہے کہ فقہائے کرام نے مستحق زکوٰۃ کو زکوٰۃ کے مال سے مالدار بنادینے کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے اور زکوٰۃ لینے والے کو بھی بقدر ضرورت ہی زکوٰۃ لینے کی اجازت دی ہے۔محدث عصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ تو طلباء کرام کی ضرورت سالانہ بنیاد پر جس وقت پوری ہو جاتی تھی اس وقت سے لے کر سال کے آخر تک زکوٰۃ کی مد میں رقم نہیں لیتے تھے۔نیز زکوٰۃ کی رقم غیر زکوٰۃ کی مد استعمال ہی نہیں فرماتے تھے۔آج اپنے ملک کے عمومی حالات یہ سوچنے پر مجبور کر رہے ہیں اس میں کہیں زکوٰۃ کے دینے والوں کا پورا حساب کر کے نہ دینے، بغیر تحقیق کے غیر مستحقین کو دے دینے، لینے والوں کا مستحق کے غیر مستحقین کو دے دینے، لینے والوں کا مستحق نہ ہونے کے باوجود لے لینے، دینی مدارس کا بے احتیاطی کے ساتھ شرعی حیلے کے بغیر ہی غیر زکوٰۃ مدات میں زکوٰۃ کی رقوم کے خرچ کرنے کا دخل تو نہیں، اگر ہے تو اسے قدرتی انتقام کے علاوہ کوئی نام دیا جا سکتا ہے؟

نمرا ارشد، ماہا ارشد

CamScanner

حضرت اویس قرنی کو جنت کے دروازے پر کیوں روک لیا جائے گا

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب لوگ جنت میں جا رہے ہوں تو اویس قرنی کو جنت کے دروازے پر روک لیا جائے گا۔ حضرت اویس قرنی کون ہیں۔ اویس نام ہے عامر کے بیٹے ہیں مراد قبلہ ہے قرن انکی شاخ ہے اور یمن انکی رہائش گاہ تھی۔

حضرت نے ماں کے حد درجہ خدمت کی۔ وہ آسمانوں تک پہنچی اویس قرنی حضور کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکے۔

جبرئیل آسمان سے پہنچے اور انکی بات کو حضور ﷺ نے بیان کیا چونکہ حضور ﷺ دیکھ رہے تھے کہ آئندہ آنیوالی نسلیں اپنی ماؤں کیساتھ کیسا سلوک کریں گی ایک سائل نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی تو آپ نے ارشاد فرمایا مجھے نہیں معلوم کب آئے گی تو سائل نے کہا کہ کوئی نشانی تو بتا دیں تو آپ نے فرمایا جب اولاد اپنی ماں کو ذلیل کرے گی تو قیامت آئے گی۔

حضور ﷺ نے حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ سے کہا کہ تمہارے دور میں ایک شخص ہوگا جس کا نام ہوگا اویس بن عامر درمیانہ قد رنگ کالا جسم پر ایک سفید داغ حضور ﷺ نے ان کا حلیہ ایسے بیان کیا جسے سامنے دیکھ رہے ہو وہ آئے گا جب وہ آئے تو تم دونوں نے اس سے دعا کرانی ہے۔

حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کو اویس قرنی کی دعا کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ امت کو پیغام پہنچانے کے لئے ہے کہ ماں کا کیا مقام ہے حضرت عمرؓ حیران ہو گئے اور سوچنے لگے کہ حضور ﷺ کیا کہہ رہے ہیں کہ ہم اویس سے دعا کرائیں تو حضور ﷺ نے فرمایا عمر، علی اویس نے ماں کی خدمت اس طرح کی ہے جب وہ ہاتھ اٹھاتا ہے تو اللہ اس کی دعا کو خالی نہیں جانے دیتا۔

حضرت عمرؓ دس سال خلیفہ رہے دس سال حج کیا لیکن انہیں اویس نہ ملے ایک دن سارے حاجیوں کو اکٹھا کر لیا اور کہا کہ تمام حاجی کھڑے ہو جاؤ آپ کے حکم پر تمام حاجی کھڑے ہو گئے پھر کہا کہ یمن والے سارے بیٹھ جاؤ صرف مراد قبیلہ کھڑا رہے پھر کہا مراد والے سب بیٹھ جاؤ صرف قرن والے کھڑے رہو تو مراد قبیلے والے بیٹھ گئے صرف ایک آدمی بچا اور حضرت عمر نے کہا کہ تم قرنی ہو تو اس شخص نے کہا کہ ہاں میں قرنی ہوں تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ اویس کو جانتے ہوت و اس شخص نے کہا کہ ہاں جانتا ہوں میرے بھائی کا بیٹا ہے میرا سگا بھتیجا ہے اس کا دماغ ٹھیک نہیں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ مجھے تو تیرا دماغ صحیح نہیں لگ رہا آپ نے پوچھا کدھر ہے تو اس نے کہا کہ آیا ہوا ہے پوچھا کہا گیا ہے تو اس نے کہا کہ وہ عرفات گیا ہے اونٹ چرانے، آپ نے حضرت علیؓ کو ساتھ لیا اور عرفات کی دوڑ لگا دی جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ اویس قرنی درخت کے نیچے نماز پڑھ رہے ہیں اور اونٹ چاروں طرف چر رہے ہیں یہ آ کر بیٹھ گئے اور اویس قرنی کی نماز ختم ہونے کا انتظار کرنے لگے جب حضرت اویس نے محسوس کیا کہ دو آدمی آ گئے تو انہوں نے نماز مختصر کر دی۔ سلام پھیرا تو حضرت عمرؓ نے پوچھا کون ہو بھائی تو کہا جی میں مزدور ہوں اسے خبر نہیں کہ یہ کون ہیں تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ تیرا نام کیا ہے تو اویس قرنی نے کہکا کہ میرا نام اللہ کا بندہ تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ سارے ہی اللہ کے بندے ہیں تیری ماں نے تیرا نام کیا رکھا ہے تو حضرت اویس نے کہا کہ آپ کون ہیں میرا انٹرویو کرنے والے ان کا یہ کہنا تھا کہ حضرت علیؓ نے کہا کہ اویس یہ امیر المومنین عمر بن خطاب ہیں اور میں علی بن ابی طالب حضرت اویس کا یہ سننا تھا کہ وہ کانپنے لگے کہا کہ جی میں معافی چاہتا ہوں میں تو آپ کو پہچانتا ہی نہیں تھا میں تو پہلی دفعہ آیا ہوں تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ تو ہی اویس ہے تو انہوں نے کہا کہ ہاں میں ہی اویس ہوں حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہاتھ اٹھا اور ہمارے لئے دعا کر وہ رونے لگے اور کہا کہ میں دعا کروں آپ لوگ سردار اور میں نوکر آپ کا میں آپ لوگوں کے لئے دعا کروں تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہاں اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا تھا عمر اور علی جیسی ہستیوں کے لئے حضرت اویس کے ہاتھ اٹھوائے گئے کس لئے اس کے پیچھے جہاد نہیں۔ تبلیغ نہیں، تصوف نہیں اس کے پیچھے ماں کی خدمت ہے۔

آخر میں مولانا طارق جمیل نے کہا کہ اب میں آپ لوگوں کو وہ حدیث سناتا ہوں کہ جب لوگ جنت میں جا رہے ہوں گے تو حضرت اویس قرنی بھی چلیں گے اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کے باقیوں کو جانے دو اور اویس کو روک لو اس وقت حضرت اویس قرنی پریشان ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ اے اللہ آپ نے مجھے دروازے پر کیوں روک لیا گیا تو مجھ سے اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ پیچھے دیکھو جب پیچھے دیکھیں گے تو پیچھے کروڑوں اربوں کے تعداد میں جہنمی کھڑے ہوں گے تو اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گے کہ اویس تیری ایک نیکی نے مجھے بہت خوش کیا ہے "ماں کی خدمت" تو انگلی کا اشارہ کر جدھر جدھر تیری انگلی پھرتی جائے گی میں تیرے طفیل ان کو جنت میں داخل کر دوں گا۔ یہ وہ ماں ہے جو کراچی کے ہر گھر میں ذلیل ہو رہی ہے۔

سعدیہ کامران، عروسہ رضوان

مسلمان سائنسدان

مسلمانوں نے اپنے عروج کے زمانے میں سائنس کی جو خدمات انجام دی ہے ان کی نظیر نوح انسانی کی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی یہ مسلمان ہی تھے جنہوں نے سائنس کی بنیاد رکھی اور قدیم تحقیق سے روشناس کرایا۔ سائنس کا چراغ یورپ میں مسلمانوں نے جلایا اور یہ وہی چراغ ہے جسکی روشنی سے آج ساری دنیا روشن ہے۔ سائنسی تحقیق میں جن مشہور سائنسدانوں کے نام آتے ہیں اُن میں کچھ یہ ہیں۔

۱۔ جابر بن حیان

۲۔ ابو موسیٰ الخوارزمی

۳۔ زکریا الرازی

۴۔ ابو علی الحسن ابن الہشیم

۵۔ ابو ریحان البیرونی

۶۔ ابو علی سینا

۷۔ عمیر خیام

۸۔ ابن خلدون

جابر بن حیان :

جابر بن حیان کو علم کیمیا (Chemistry) کا بانی کہا جاتا ہے۔ انہوں نے اس کو اتنی ترقی دی کہ سترھویں صدی کے آخر تک وہ اس علم کے ماہر تسلیم کیئے جاتے تھے۔ جابر بن حیان نے شہرہ آفاق عالم ''حضرت امام جعفر صادق'' اور ''خالد بن یزید'' سے تعلیم حاصل کی۔ جابر بن حیان کا سب سے بڑا کارنامہ تین معدنی تیزابوں کی دریافت ہے۔

۱۔ گندھک کا تیزاب 1. Sulphuric Acid (H_2SO_4)

۲۔ نمک کا تیزاب 2. Nitric Acid (H_3NO_3)

۳۔ شعلے کا تیزاب 3. Hydrochloric Acid (HCL)

اسکے علاوہ ان کے اور کارناموں میں

۱) فولاد تیار کرنے ۲) کپڑے اور چمڑے میں رنگ چڑھانے ۳) واٹر پروف کپڑوں پر وارنش کرنے ۴) لوہے کو زنگ سے محفوظ کرنے ۵) شیشہ سازی میں سنگانیز ڈاکسائڈ کا استعمال ۶) سونے کے حرف لکھنے کے طریقے ۷) کافول اسپرٹ طبی اشیاء جو گرم کرنے سے اُڑ جاتی ہیں۔

ابو موسیٰ الخوارزمی:

الخوارزمی کو علم فلکیات (Astronomy) کا بانی کہا جاتا ہے اسکے علاوہ، ریاضی (Maths)، موسیقی (Music) اور جغرافیہ میں تحقیق کی اسکے علاوہ (Algebra) کا علم بھی متعارف کرایا۔ وہ ''الجبرا'' کے اُن موجدوں میں ہیں جنہوں نے سائنس کی اس شاخ کو بام عروج پر پہنچایا۔

Facebook ID: Jamiat_hakimaan_delhi_welfar_org@yahoo.com

CamScanner

خوارزمی کا لافانی کارنامہ صفر یعنی (0) کی ایجاد ہے۔ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ہندسوں میں صفر (0) کا استعمال کیا۔ جس سے وجہ سے حساب کتاب میں بڑی سہولت ہوئی اسکے علاوہ اعشاریہ نظام (Decimal System) متعارف کرایا اور اسکے علاوہ جغرافیہ میں نقشوں (Maps) بنانے کا سہرا بھی الخوارزمی کے حصہ میں آتا ہے۔

زکریاالرازی:

زکریاالرازی طب (medical) کے سائنسدان شمار ہوتے ہیں۔ ان کی تصانیف یورپ اور امریکہ کے (Medical) کالج میں آج بھی پڑھائی جاتی ہیں انہوں نے طب کے میدان میں جن بیماریوں پر تحقیق کی ان میں سب سے زیادہ (Small pox) چیچک کا علاج تھا۔ اسکے علاوہ امراض نسواں، گردے اور مثانے کی پتھری، خسرہ، خون میں قلت، بچوں کی بیماریاں۔

بچوں کی بیماریوں کی (Treatment) میں ان کو بابائے امراض اطفال "Father of Paediatric Diseases" کہا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ Chemistry میں انہوں نے معدنیات کو تقسیم کیا ہے۔ جیسے ہیرے، موتی، جواہرات، پتھر، پیرا۔ مختلف دھاتوں کو ملا کر ایک شکل دینا یہ بھی ان کا اہم کارنامہ ہے۔

ابوعلی الحسن ابن الہیثم:

ابن الہیثم اسلام کے عظیم ترین ریاضی دان (mathematician) ماہر طبعات (Physicist) اور انہیں بابائے بصیرت (Father of Opthalmology) لا لقب دیا گیا ہے۔ ان کے کارناموں میں۔

۱) روشنی کا علم کے روشنی ہمیشہ خط مستقیم (سیدھا راستہ) پر سفر کرتی ہے اور اسکی رفتار 300000000 میٹر پر سکینڈ ہوتی ہے اور آواز کی رفتار سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔

طیب سلیم

انمول موتی

☆ اکھٹے رہو مگر فاصلہ رکھو کیونکہ قلعے کے ستونوں کے درمیان فاصلہ ہی تو ہے جو اسے مضبوطی سے کھڑا رکھتا ہے۔

☆ جس نے ظالم کی مدد کی اس نے اللہ کے عضاب کو پکارا۔

☆ انا پرستی بذات خود اچھی چیز ہے لیکن اگر نقصان پہنچائے تو اس سے بڑا کوئی نہیں۔

☆ معافی مانگ لینے میں بھلائی ہے۔

☆ مظلوم کا ہر آنسو ظالم کے لئے بد دعا بن جاتا ہے۔

☆ جاہل کے لئے سب سے اچھی بات اُس کی خاموشی ہے۔

☆ کسی غریب کا مذاق مت اُڑاؤ ورنہ خود مذاق بن جاؤ گے۔

☆ خوبی وہ ہے جس کا اعتراف دشمن بھی کریں۔

☆ جن لوگوں کے خیالات اچھے ہوں وہ کبھی تنہا نہیں ہوتے۔

☆ جہاں سے بھی گزرو پھول اُگاتے جاؤ تاکہ واپسی پر تمہیں باغ ملے۔

☆ طنز وہ آئینہ ہے جس میں اپنے سوا سب کو شفاف نظر آتا ہے۔

پہلیاں

☆ چار انگلیاں اور ایک انگوٹھا مگر نہیں ہے کسی کا ہاتھ۔ (دستان)

☆ پر لگا کر اُڑے مگر پر نہیں ہیں۔ (وقت)

☆ وہ کون سی جگہ ہے جہاں معلومات کا خزانہ ہوتا ہے۔ (لائبریری)

☆ وہ مچھلی کی کون سی حالت ہے جس میں مچھلی پانی میں تیر نہیں سکتی۔ (مری ہوئی مچھلی)

☆ وہ کیا ہے جو آپ آگے کی طرف اُٹھاتے ہیں اور وہ پیچھے رہ جاتا ہے۔ (قدم)

☆ پانی سب کیلیے زندگی ہے اور میرے لئے موت ہے۔ (آگ)

☆ میں نہ دیکھ سکتا ہوں اور نہ بول سکتا ہوں پر ہمیشہ سچ کہتا ہوں۔ (آئینہ)

☆ آندھی آئے یا طوفان پر یہ دیا کبھی نہ بجھ پائے۔ (چاند)

☆ تازہ ہے تو پھل ہے سوکھ جائے تو میوہ ہے۔ (آنگور)

☆ پھولوں میں پھول، پھلوں میں جامن کیا چیز ہے جو ہے حلوائی کی دُکان پر۔ (گلاب جامن)

☆ سات رنگوں سے بنتی ہے بارش اور سورج سے نکلتی ہے۔ (قوس قزح، دھنک)

☆ کوئی اگر آگ لگائے تو خود اُس میں جلتا جائے۔ (حسد)

☆ رفتار ہے اسکی گفتار اور جلتا جائے اور سب کچھ کہتا جائے۔ (قلم)

سعد سلیم۔ گلبرگ

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عدل

بسم اللہ الرحمان الرحیم

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک روز ایک محلے سے گزر رہے تھے تو آپ نے ایک بوڑھے نابینا شخص کو بھیک مانگتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے اسے بازو سے پکڑا اور پوچھا: تم کس مذہب سے تعلق رکھتے ہو؟ اس نے جواب دیا: یہودی ہوں۔ آپ نے پوچھا تم بھیک کیوں مانگ رہے ہو؟ یہودی بولا: بوڑھے کا کمانے والا کوئی نہیں، اپنی روزی روٹی اور جزیے (حکومتی ٹیکس) کی رقم پوری کرنے کے لیے بھیک مانگ رہا ہوں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر اس بوڑھے یہودی کو گھر لے گئے اور اسے کچھ مال عطا کر کے رخصت کیا۔ پھر بیت المال کے خزانچی کو بلا کر حکم دیا کہ اس جیسے تمام بوڑھوں اور ناداروں کا وظیفہ مقرر کر دو۔ اللہ کی قسم! ہم نے اس بوڑھے کے ساتھ انصاف نہیں کیا، ہم نے اس کی جوانی میں اس سے ٹیکس وصول کیا اور اس کے بڑھاپے میں اسے بے یار و مددگار چھوڑ دیا۔

(کتاب الخراج لابی یوسف: ص136، الاموال لابن زنجویہ: 1/162-163)

افشین عمران / نوشین / فضیلہ فیصل

روزہ مخفی عبادت ہے

روزے کے سوا دوسری جتنی عبادتیں ہیں وہ کسی نہ کسی ظاہری حرکت سے ادا کی جاتی ہیں۔ مثلاً نماز میں آدمی اٹھتا اور بیٹھتا اور رکوع اور سجدہ کرتا ہے جس کو ہر شخص دیکھ سکتا ہے۔ حج میں ایک لمبا سفر کر کے جاتا ہے اور پھر ہزاروں لاکھوں آدمیوں کے ساتھ سفر کرتا ہے۔ زکوٰۃ بھی کم از کم ایک شخص دیتا ہے اور دوسرا شخص لیتا ہے۔ ان سب عبادتوں کا حال چھپ نہیں سکتا۔ اگر آپ ادا کرتے ہیں تب بھی دوسروں کو معلوم ہو جاتا ہے، اگر ادا نہیں کرتے تب بھی لوگوں کو خبر ہو ہی جاتی ہے۔ اس کے برخلاف روزہ ایسی عبادت ہے جس کا حال خدا اور بندے کے سوا کسی دوسرے پر نہیں کھل سکتا۔ ایک شخص سب کے سامنے سحری کھائے اور افطار کے وقت تک ظاہر میں کچھ نہ کھائے پیئے، مگر چھپ کر پانی پی جائے، یا کچھ چوری چھپے کھا پی لے، تو خدا کے سوا کسی کو بھی اس کی خبر نہیں ہو سکتی۔ ساری دنیا یہی سمجھتی رہے گی کہ وہ روزے سے ہے اور وہ حقیقت میں روزے سے نہ ہو گا۔

ثناء نبیل

Facebook ID: Jamiat_hakimaan_delhi_welfar_org@yahoo.com

CamScanner

انسان کا قیمتی سرمایہ "وقت"

وقت کی قدر کرو، وقت بیش بہا دولت ہے، گیا وقت ہاتھ نہیں آتا، جو وقت کی قدر و قیمت نہیں جانتا وہ بہت بڑے گھاٹے میں ہے۔ یہ وقت طلوعاً و کرہاً گزرتا ہی جارہا ہے۔ گھڑی کی ایجاد سے وقت کا پیمانہ اور آسان ہوگیا۔ سیکنڈ، منٹ میں، منٹ گھنٹے میں اور گھنٹے شب وروز، ہفتوں، مہینوں اور سالوں میں بدلتے ہیں۔ فی زمانہ ٹِک ٹِک کرتی گھڑیاں اور گھڑیال تو ایکطرف اسکے فون، کمپیوٹر، ٹی وی، اور تمام بجلی کے آلات پر لحہ لحہ ڈیجیٹل وقت بنانے کا انتظام ہے۔

قرآن پاک میں سورۃ العصر میں اللہ تعالیٰ نے زمانے اور وقت کی قسم کھائی ہے "زمانے کی قسم، بے شک انسان خسارے میں ہے مگر وہ جو ایمان لے آئے اور نیک اعمال کئے اور ایک دوسرے کو حق اور صبر کی تلقین کرتے رہے"۔

بطور ایک مسلمان ہمیں اپنے اوقات کو صحیح اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق استعمال کر کے آخرت میں سرخروئی کی جدوجہد کرنی ہے۔

سورۃ البقیرہ آیت نمبر (201) میں ارشاد ربانی ہے۔

"اے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور آگ کے عذاب سے بچا"

گویا ایک مسلمان کا مقصد دنیا اور آخرت دونوں کی کامیابی ہے۔ روزِ آخرت اللہ تعالیٰ بندے سے جو سوال کرے گا اس میں یہ سوال بھی ہوگا کہ "عمر کیسے گزاری" گویا وقت کے بارے میں سوال کیا جارہا ہے اور بندہ جب تک اس کا صحیح جواب نہ دیگا اس وقت تک آگے نہ بڑھ سکے گا۔

ہمیں بطور مومن اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہی کے احساس سے پوری طرح باخبر ہونا چاہیے" 2 " لکھنے والے کراماً کاتبین ہر لحہ ہمارا حساب کتاب درج کرنے میں مصروف ہیں۔ ہمارے دین میں بتایا گیا ہے کہ "جوانی کو غنیمت جانو بڑھاپے سے پہلے اور صحت کو غنیمت جانو بیماری سے پہلے" وقت میں غفلت اور لاپرواہی کی اہم وجہ ہماری طبیعت کی سستی اور لاپرواہی ہے۔ آج کا کام کل پر ڈالنے کی عادت ہے۔ اس عادت کو انگریزی میں Procrastination کہتے ہیں۔ اس خامی کو دور کرنا اشد ضروری ہے۔ جس کام کو مقررہ وقت اور مدت میں کیا جائے اس میں اتنی ہی خیر و برکت ہوتی ہے۔ جب ہم ترقی یافتہ اقوام پر نظر ڈالتے ہیں تو انکے معمولات میں پابندی وقت کا عنصر یت نمایاں نظر آتا ہے۔ جبکہ ہم لوگ خاص طور سے برصغیر سے تعلق رکھنے والے وقت کو ہرگز اہمیت نہیں دیتے وقت کی برق رفتاری انسان اور انسانی زندگی کی بے ثباتی کو عیاں کرتی ہے۔ کیونکہ ہر گزرتا لحہ ہمیں اپنے انجام سے نزدیک تر کر دیتا ہے۔ وقت ہر کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

کہہ رہا ہے بہتا، دریا وقت کا
قیمتی ہے لحہ لحہ وقت کا
اہل اہمیت اپنی منزل پائیں گے
جو ہیں کاہل وہ پیچھے رہ جائیں گے
وقت کے جو ساتھ چلتے رہیں
کامیاب و کامران وہ ہوگئے
وقت کا پنچھی وہ رکتا نہیں
وقت کا پرچم کبھی جھکتا نہیں
وقت بن جاتا ہے اس کا رہنما
میں بھی آخر میں یہ ہی کہوں گی کہ" جو وقت کو ضایع کرتا ہے وقت اس کو ضایع کر دیتا ہے"۔

آمنہ سراج
نارتھ ناظم آباد بلاک D

Facebook ID: Jamiat_hakimaan_delhi_welfar_org@yahoo.com

چٹ پٹی شاعری

محمد واصف
انڈہ موڑ

اگر پرچہ ہوا انگلش کا کرونگا حل میں اردو میں
اگر ہو آج کرنا تو کرونگا کل میں اردو میں

کہونگا میں یہ میڈم سے ذرا سی HELP کر دینا
پڑھا تھا جو بھی انگلش میں ہوا ہے یاد اردو میں

سبق راتوں کو رٹ رٹ کے جو بھیجے میں بٹھایا تھا
بھلایا اس طرح میں نے کہ نہ تھا یاد اردو میں

ہوئی نہ کامیابی تو کرونگا سامنا کیسے
خدارا پاس کر دینا میری فریاد اردو میں

نقل کرنے کی کوشش میں ملی ہے یہ سزا مجھ کو
مکمل فیل ہونے پر میں ہوں ناشاد اردو میں

ہوئے امی ابو بھی بہت زیادہ خفا مجھ سے
بہت انگلش میں ڈانٹا ہے مگر مارا ہے اردو میں

اچھی بات

بشریٰ فاضل (انڈہ موڑ)

پیسہ: کہتا ہے مجھے حاصل کرو اور سب بھول جاؤ۔
وقت: کہتا ہے میرے پیچھے چلو باقی سب بھول جاؤ۔
مستقبل: کہتا ہے میرے لئے کوشش کرو اور سب کو بھلا دو۔
اللہ: صرف اتنا کہتا ہے مجھے صرف یاد کرو میں یہ سب تمہارے قدموں میں ڈال دونگا۔